The Divinity of our Lord Jesus Christ.

الوہیتِ مسیح

از

پادری فیروزالدین ناک کاشمیری

پنجاب رلیجس بک سوسائٹی

انارکلی - لاہور

بار اول ۱۹۶۱ء تعداد ۱۰۰۰

الوہیت مسیح

مصنفہ

(پادری) فیروزالدین تاک کاشمیری

پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی

انارکلی - لاہور

بار اوّل ۔ ۱۹۶۴ء ۔ تعداد ۱۰۰۰
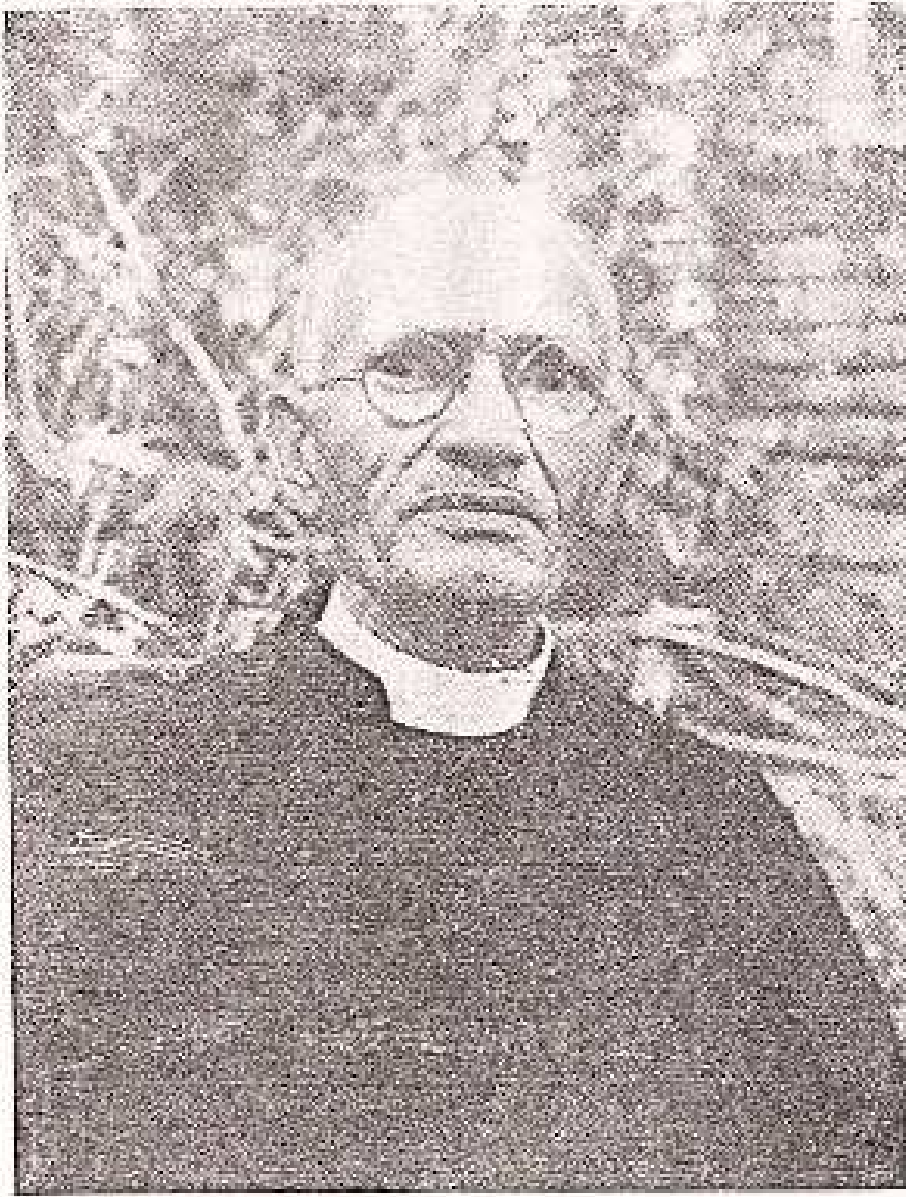
مصنف

پادری فیروزالدین تاک صاحب

دیباچہ

ہزار شکر حمد و تمجید جلال عزّت و بزرگی اُس خُدائے واحد و برحق کو پہنچے جس نے ہمارے خُداوند یسُوع المسیح کے وسیلے اُس کے کام کلام اور نمُونہ میں اپنی تمام صفات کو جو ازل سے مخفی اور پوشیدہ تھیں بنی نوع انسان پر ظاہر فرما کر اپنی اُلوہیّت کے بھید کو آشکارا کیا ہے۔ بندگانِ حق کا فرض ہے کہ وُہ تعصب کی عینک اُتار کر خُداوند المسیح کی زندگی کا مُطالعہ کریں اور اُس پر ایمان لا کر ثوابِ دارین اور ہمیشہ کی زندگی حاصل کریں۔ قوم یہُود میں سے جنہوں نے اُس کی اُلوہیّت اور مقام کو اُس کے کاموں کے وسیلے سے سمجھا وُہ اُس پر ایمان لائے لیکن جنہوں نے اُس کی شخصیّت سے دھوکا کھایا وُہ ٹھکرائے گئے۔

مُنجّیِ دو عالم خُداوند یسُوع المسیح کا دعوٰے ہے کہ "کوئی میرے وسیلے کے بغیر باپ کے پاس نہیں آسکتا۔" "جس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا۔" "مَیں اور باپ ایک ہیں" "میرے کاموں ہی کے وسیلے سے جانو کہ یہ کام جو مَیں نے کئے ہیں کسی اور نے نہیں کئے" "راہ حق اور زندگی مَیں ہُوں۔" "دُنیا کا نُور مَیں ہُوں" "زندگی کی روٹی مَیں ہُوں۔" "قیامت اور زندگی مَیں ہُوں" "اَے تم لوگو جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو میرے پاس آؤ مَیں تمہیں آرام دُوں گا۔" "دروازہ مَیں ہُوں۔" "مَیں الفا اور اومیگا۔ ابتدا اور انتہا اور اوّل و آخر ہُوں۔" "کوئی باپ کو نہیں جانتا سوائے بیٹے کے اور کوئی بیٹے کو نہیں جانتا

سوائے باپ کے یا وُہ جس پر بیٹا ظاہر کرے۔" "تُم میں سے کون مُجھ پر گُناہ ثابت کر سکتا ہے" وغیرہ وغیرہ پس ایسے دعوؤں کی موجُودگی میں یہ کہنا کہ وُہ خُدا سے الگ ہے اور محض ایک نبی یا رسُول یا خُدا کا برگزیدہ ہے دُرست نہ ہوگا۔ مُجھ ناچیز کو خُدا نے یہ توفیق بخشی ہے کہ مَیں آنخُداوند کے تمام اقوال و افعال کو جیسا کہ اُس سے پیشتر توریت زبُور اور انبیاء کے صحائف میں برسوں پہلے مرقُوم تھے اور ما بعد اُس کے رسُولوں نے بیان کئے قلمبند کرُوں لہٰذا یہ واجب اور مُناسب ہے کہ متلاشیِ حق ان کتابوں کی تلاوت کرے اور خُداوند کی اُلوہیّت اور اُس کی قدر و منزلت کو معلُوم کرے اور اُس پر ایمان لائے تاکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔ آمین ثُم آمین۔

خادم النّاس!

(پادری) **فیروزالدین** تاک کاشمیری

حِصّہ اوّل

ہمارے خُداوند اَور مُنجّی یسُوع المسیح کی اُلوہیّت

اَور آپ کے اعلیٰ و افضل مقام کے بیان میں کتابِ مُقدّس کے اقتباسات

"لیکن خُداوند آپ تُم کو ایک نشان بخشے گا دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا پیدا ہوگا اور اُس کا نام عمانوایل رکھے گی" (یسعیاہ ۷: ۱۴)

"دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی اور اُس کا نام عمانوایل رکھیں گے جس کا ترجمہ ہے خُدا ہمارے ساتھ" (متّی ۱: ۲۳)

"ابتدا میں کلام تھا اور کلام خُدا کے ساتھ تھا اور کلام خُدا تھا" (یُوحنّا ۱: ۱)

"اور وُہ خُون کی چھڑکی ہُوئی پوشاک پہنے ہُوئے ہے اور اس کا نام کلامِ خُدا کہلاتا ہے" (مُکاشفہ ۱۹: ۱۳)

"اُس کی پوشاک اور ران پر یہ نام لکھا ہُوا ہے بادشاہوں کا بادشاہ اور خُداوندوں کا خُداوند" (مُکاشفہ ۱۹: ۱۶)

"جو کلام اُس نے بنی اسرائیل کے پاس بھیجا جب کہ یسُوع مسیح کی معرفت جو سب کا خُداوند ہے صُلح کی خوشخبری دی" (اعمال ۱۰: ۳۶)

"پس اپنی اور اُس سارے گلّہ کی خبرداری کرو جس کا رُوح القُدس نے تمہیں نگہبان ٹھہرایا تاکہ خُدا کی کلیسیا کی گلّہ بانی کرو جسے اُس نے خاص اپنے خُون سے مول لیا" (اعمال ۲۰: ۲۸)

"اور قوم کے بزرگ اُن ہی کے ہیں اور جسم کی رُو سے مسیح یعنی اُن ہی

میں سے ہُوا جو سب کے اُوپر اور ابد تک خُدائے محمُود ہے۔ آمین۔"
(رُومیوں ۹ : ۵)

"جسے اِس جہان کے سرداروں میں سے کسی نے نہ سمجھا کیونکہ اگر سمجھتے تو جلال کے خُداوند کو مصلُوب نہ کرتے۔" (۱-کرنتھیوں ۲ : ۸)

"پہلا آدمی زمین سے یعنی خاکی تھا دُوسرا آدمی آسمانی ہے۔"
(۱-کرنتھیوں ۱۵ : ۴۷)

"اُس نے اگرچہ خُدا کی صُورت پر تھا خُدا کے برابر ہونے کو قبضہ میں رکھنے کی چیز نہ سمجھا۔" (فلپیوں ۲ : ۶)

"کیونکہ اُلوہیت کی ساری معمُوری اُسی میں مجسّم ہو کر سکُونت کرتی ہے۔"
(کلسیوں ۲ : ۹)

"وُہ جو جسم میں ظاہر ہُوا اور رُوح القُدس میں راستباز ٹھہرا اور فرشتوں کو دِکھائی دیا اور غیر قوموں میں اس کی مُنادی ہُوئی اور دُنیا میں اُس پر ایمان لائے اور جلال میں اُوپر اُٹھایا گیا۔" (۱-تیمتھیس ۳ : ۱۶)

"اور اُس مُبارک اُمید یعنی اپنے بزرگ خُدا اور منجّی یسُوع مسیح کے جلال کے ظاہر ہونے کے مُنتظر ہیں۔" (طِطُس ۲ : ۱۳)

"وُہ اُس کے جلال کا پرتَو اور اُس کی ذات کا نقش ہو کر سب چیزوں کو اپنی قُدرت کے کلام سے سنبھالتا ہے وُہ گُناہوں کو دھو کر عالمِ بالا پر کبریا کی داہنی طرف جا بیٹھا۔" (عبرانیوں ۱ : ۳)

"مگر بیٹے کی بابت کہتا ہے کہ اَے خُدا تیرا تخت ابدُالآباد رہیگا۔ اور تیری بادشاہی کا عصا راستی کا عصا ہے۔" (عبرانیوں ۱ : ۸)

"تُو نے راستبازی سے مُحبّت اور بدکاری سے عداوت رکھی اسی

سبب سے خُدا یعنی تیرے خُدا نے خُوشی کے تیل سے تیرے ساتھیوں کی بہ نسبت تجھے زیادہ مسح کیا۔" (عبرانیوں ۱ : ۹)

"اور یہ بھی جانتے ہیں کہ خُدا کا بیٹا آ گیا ہے اور اُس نے ہمیں سمجھ بخشی ہے تاکہ اُس کو جو حقیقی ہے جانیں اور ہم اُس میں جو حقیقی ہے یعنی اُس کے بیٹے یسُوع مسیح میں ہیں۔ حقیقی خُدا اور ہمیشہ کی زندگی یہی ہے۔"
(۱-یُوحنّا ۵ : ۲۰)

اِس مذکورہ بالا بیان میں جو الٰہی القاب مسیح سے منسوب کئے گئے ہیں وُہ حسب ذیل ہیں :-

(۱) عمانوایل (۲) خُدا (۳) خُدا کا کلام (۴) کلام (۵) خُداوند (۶) خُدائے محمُود (۷) جلال کا خُداوند (۸) آسمانی آدمی (۹) خُدا کی صُورت (۱۰) مجسّم اُلوہیت (۱۱) وُہ خُدا جو جسم میں آیا (۱۲) وُہی خُدا راستباز ٹھہرا (۱۳) وُہی خُدا فرشتوں کو دِکھائی دیا (۱۴) اُسی خُدا کی مُنادی ہُوئی (۱۵) اُسی خُدا پر ایمان لائے (۱۶) وُہی خُدا جلال میں اُوپر اُٹھایا گیا (۱۷) بزرگ خُدا (۱۸) منجّی (۱۹) جلال کا پرتَو (۲۰) ذات کا نقش (۲۱) کبریا کی داہنی طرف بیٹھنے والا (۲۲) سب سے زیادہ مسح ہونے والا (۲۳) خُدا کا بیٹا (۲۴) حقیقی (۲۵) زندہ خُدا۔

ربّنا المسیح کی ذاتِ پاک کے متعلّق

کتابِ مُقدّس کے اقتباسات

(۱) یسعیاہ ۴۱ : ۴ ، ۴۴ : ۶ ، ۴۸ : ۱۲ ؛ مکاشفہ ۱ : ۸ ، ۲ : ۸ ، ۲۱ : ۶ ، ۲۲ : ۱۳ سے مقابلہ کرو۔ اوّل و آخر۔ ابتدا و انتہا۔ الفا و اومیگا

(۲) خروج ۳۳ : ۱۴ خدا کا چہرہ یا میرا چہرہ یا میری حضوری (۳) خروج ۲۳ : ۲۳ میرا فرشتہ (۴) خروج ۳ : ۲ قضاۃ ۶ : ۲۲ — ۲۳ قضاۃ ۱۳ : ۲۱ — ۲۲ خداوند کا فرشتہ (۵) خروج ۳ : ۲ ، ۴۰ : ۳۸ آگ کا شعلہ (۶) خروج ۱۴ : ۲۴ آگ اور بادل کا ستون (۷) خروج ۲۳ : ۲۰ — ۲۱ ایک فرشتہ (۸) یسعیاہ ۶۳ : ۹ اُس کے حضور کا فرشتہ (۹) خروج ۱۴ : ۱۸ خدا کا فرشتہ (۱۰) یسعیاہ ۵۵ : ۱۱ میرا کلام مقابلہ کرو ۔ ہوسیع ۱۴ : ۲ ، یوحنا ۶ : ۲۸ ، ۷ : ۱۶ یوحنا ۸ : ۲۸ ، ۱۲ : ۴۸ — ۴۹ (۱۱) یوحنا ۱۴ : ۲۴ — ۳۱ ، ۱۷ : ۸ چٹان (۱۲) ۱ - کرنتھیوں ۱۰ : ۴ خدا تعالےٰ کا بیٹا لوقا ۱ : ۳۲ (۱۳) منجی ۔ لوقا ۲ : ۱۱ ۔

الٰہی القاب جو ہمارے خداوند یسوع مسیح نے خود اپنے حق میں قبول کیے۔

"شمعون پطرس نے جواب میں کہا تو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے۔" (متی ۱۶ : ۱۶)

"نتن ایل نے اُس کو جواب دیا اَے ربی تو خدا کا بیٹا ہے تو اسرائیل کا بادشاہ ہے۔" (یوحنا ۱ : ۴۹)

"اُس نے اُس سے کہا ہاں اَے خداوند میں ایمان لا چکی ہوں کہ خدا کا بیٹا مسیح جو دنیا میں آنے والا تھا تو ہی ہے۔" (یوحنا ۱۱ : ۲۷)

"توما نے جواب میں اُس سے کہا اَے میرے خداوند اَے میرے خدا۔" (یوحنا ۲۰ : ۲۸)

"جنم کے اندھے نے یسوع سے کہا اَے خداوند میں ایمان لاتا ہوں اور اُسے سجدہ کیا۔" (یوحنا ۹ : ۳۸)

"جو کشتی پر تھے اُنہوں نے اُسے سجدہ کر کے کہا یقیناً تو خدا کا بیٹا ہے۔" (متی ۱۴ : ۳۳)

"اَے یسوع خدا تعالےٰ کے بیٹے مجھے تجھ سے کیا کام؟ تیری منت کرتا ہوں کہ مجھے عذاب میں نہ ڈال۔" (لوقا ۸ : ۲۸)

"میں تجھے جانتا ہوں کہ تو کون ہے خدا کا قدوس ہے۔" (مرقس ۱ : ۲۴)

الٰہی القاب جن کا اظہار و اقرار خود یسوع المسیح نے کیا

"تم خداوند اپنے خدا کو مت آزمانا جیسا تم نے اُسے مسہ میں آزمایا تھا۔" (استثنا ۶ : ۱۶)

"یسوع نے اُس سے کہا یہ بھی لکھا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کی آزمائش نہ کر۔" (متی ۴ : ۷)

"تاکہ سب لوگ بیٹے کی عزت کریں جس طرح باپ کی عزت کرتے ہیں جو بیٹے کی عزت نہیں کرتا وہ باپ کی جس نے اُسے بھیجا عزت نہیں کرتا۔" (یوحنا ۵ : ۲۳)

"یسوع نے اُن سے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ پیشتر اس سے کہ ابرہام پیدا ہوا میں ہوں۔" (یوحنا ۸ : ۵۸)

"میں اور باپ ایک ہیں۔" (یوحنا ۱۰ : ۳۰)

"لیکن اگر میں کرتا ہوں تو گو میرا یقین نہ کرو مگر اُن کاموں کا تو

یقین کرو تاکہ تم جانو اور سمجھو کہ باپ مجھ میں ہے اور میں باپ میں۔"
(یوحنا ۱۰ : ۳۸)

"اور جو مجھے دیکھتا ہے وہ میرے بھیجنے والے کو دیکھتا ہے۔"
(یوحنا ۱۲ : ۴۵)

"تم مجھے اُستاد اور خداوند کہتے ہو اور خوب کہتے ہو کیونکہ میں ہوں۔"
(یوحنا ۱۳ : ۱۳)

"پس جب مجھ خداوند اور اُستاد نے تمہارے پاؤں دھوئے تو تم پر بھی فرض ہے کہ ایک دوسرے کے پاؤں دھویا کرو۔" (یوحنا ۱۳ : ۱۴)

"اگر تم نے مجھے جانا ہوتا تو میرے باپ کو بھی جانتے اب اُسے جانتے ہو اور دیکھ لیا ہے۔" (یوحنا ۱۴ : ۷)

"یسوع نے اُس سے کہا اے فلپس میں اتنی مدت سے تمہارے ساتھ ہوں کیا تو مجھے نہیں جانتا؟ جس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا تو کیونکر کہتا ہے کہ باپ کو ہمیں دکھا؟" (یوحنا ۱۴ : ۹)

"جو کچھ باپ کا ہے وہ سب میرا ہے اس لئے میں نے کہا کہ وہ مجھ ہی سے حاصل کرتا ہے اور تمہیں خبریں دے گا۔" (یوحنا ۱۶ : ۱۵)

"جس طرح باپ مُردوں کو اُٹھاتا اور زندہ کرتا ہے اُسی طرح بیٹا بھی جنہیں چاہتا ہے زندہ کرتا ہے کیونکہ باپ کسی کی عدالت بھی نہیں کرتا بلکہ اُس نے عدالت کا سارا کام بیٹے کے سپرد کیا ہے۔"
(یوحنا ۵ : ۲۱-۲۲)

الٰہی مُناسبت جو ازروئے کتابِ مُقدّس

ہمارے خداوند یسوع المسیح سے منسوب کی گئی ہے۔

"سب چیزیں اُس کے وسیلے سے پیدا ہوئیں اور جو کچھ پیدا ہوا ہے اس میں سے کوئی چیز بھی اُس کے بغیر پیدا نہیں ہوئی۔" (یوحنا ۱ : ۳)

"وہ اندیکھے خدا کی صورت اور تمام مخلوقات سے پہلے مولود ہے۔" (کلسیوں ۱ : ۱۵)

"کیونکہ اُسی میں سب چیزیں پیدا کی گئیں آسمان کی ہوں یا زمین کی دیکھی ہوں یا اندیکھی تخت ہوں یا ریاستیں یا حکومتیں یا اختیارات سب چیزیں اُسی کے وسیلے سے اور اُسی کے واسطے پیدا ہوئی ہیں۔"
(کلسیوں ۱ : ۱۶)

"اور وہ سب چیزوں سے پہلے ہے اور اُسی میں سب چیزیں قائم رہتی ہیں۔" (کلسیوں ۱ : ۱۷)

"وہ اپنی اس قوت کی تاثیر کے موافق جس سے سب چیزیں اپنے تابع کر سکتا ہے ہماری پست حالی کے بدن کی شکل بدل کر اپنے جلال کے بدن کی صورت پر بنائے گا۔" (فلپیوں ۳ : ۲۱)

"جس میں حکمت اور معرفت کے سب خزانے پوشیدہ ہیں۔"
(کلسیوں ۲ : ۳)

"یہ اُس کا بدن ہے اور اُسی کی معموری جو ہر طرح سے سب کا معمور کرنے والا ہے۔" (افسیوں ۱ : ۲۳)

"ربّ الافواج فرماتا ہے اے تلوار تو میرے چرواہے یعنی اس انسان پر جو میرا رفیق ہے بیدار ہو چرواہے کو مار کہ گلہ پراگندہ ہو جائے۔" (زکریاہ ۱۳ : ۷)

"اُس وقت یسوع نے اُن سے کہا کہ تم سب اسی رات میری

بابت ٹھوکر کھاؤ گے کیونکہ لکھا ہے کہ میں چرواہے کو ماروں گا اور گلے کی بھیڑیں پراگندہ ہو جائیں گی۔" (متی ۲۶ : ۳۱)

" دیکھو میں چار شخص آگ میں کھلے پھرتے دیکھتا ہوں اور اُن کو کچھ ضرر نہیں پہنچا اور چوتھے کی صورت اِلٰہ زادہ کی سی ہے" (دانی ایل ۳ : ۲۵)

" میں نے رات کی رویا میں دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص آدم زاد کی مانند آسمان کے بادلوں کے ساتھ آیا اور قدیم الایام تک پہنچا وہ اُسے اُس کے حضور لائے اور سلطنت اور حشمت اور مملکت اُسے دی گئی تاکہ سب لوگ اور اُمتیں اور اہلِ لغت اُس کی خدمت گذاری کریں اُس کی سلطنت ابدی سلطنت ہے جو جاتی نہ رہے گی اور اُس کی مملکت لازوال ہوگی۔" (دانی ایل ۷ : ۱۳ - ۱۴)

خُداوند یسُوع المسیح نے اپنی زبان مُبارک

سے اپنی الٰہی مناسبت کا اظہار فرمایا۔

" یسوع نے پاس آکر اُن سے باتیں کیں اور کہا کہ آسمان اور زمین کا کُل اختیار مجھے دیا گیا ہے۔" (متی ۲۸ : ۱۸)

" عورت نے اُس سے کہا میں جانتی ہوں کہ مسیح جو خرستُس کہلاتا ہے آنے والا ہے جب وہ آئے گا تو ہمیں سب باتیں بتا دیگا۔" (یوحنا ۴ : ۲۵)

" یسوع نے اُس سے کہا میں جو تجھ سے بول رہا ہوں وہی ہوں۔" (یوحنا ۴ : ۲۶)

" اور آسمان پر کوئی نہیں چڑھا سوا اُس کے جو آسمان سے اُترا یعنی ابنِ آدم جو آسمان میں ہے۔" (یوحنا ۳ : ۱۳)

" کیونکہ جہاں دو یا تین میرے نام پر اکٹھے ہیں وہاں میں اُن کے بیچ میں ہوں۔" (متی ۱۸ : ۲۰)

" اور اُن کو یہ تعلیم دو کہ اُن سب باتوں پر عمل کریں جن کا میں نے تم کو حکم دیا اور دیکھو میں دُنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔" (متی ۲۸ : ۲۰)

" پس یسوع نے اُن سے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بیٹا آپ سے کچھ نہیں کر سکتا سوا اُس کے جو باپ کو کرتے دیکھتا ہے کیونکہ جن کاموں کو وہ کرتا ہے اُنہیں بیٹا بھی اُسی طرح کرتا ہے۔" (یوحنا ۵ : ۱۹)

" تم نیچے کے ہو میں اُوپر کا ہوں تم دُنیا کے ہو میں دُنیا کا نہیں ہوں۔" (یوحنا ۸ : ۲۳)

" اگر تم ایمان نہ لاؤ گے کہ میں وُہی ہوں تو اپنے گناہوں میں مرو گے۔" (یوحنا ۸ : ۲۴)

" جب تم ابنِ آدم کو اُونچے پر چڑھاؤ گے تو جانو گے کہ میں وُہی ہوں۔" (یوحنا ۸ : ۲۸)

" وُہی ہوں جو شروع سے تم سے کہتا آیا ہوں۔" (یوحنا ۸ : ۲۵)

" خُدا نے مُوسیٰ سے کہا میں جو ہوں سو میں ہوں تو تُو بنی اسرائیل سے یُوں کہنا کہ میں جو ہوں نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے۔" (خروج ۳ : ۱۴)

" خُداوند فرماتا ہے تم میرے گواہ ہو اور میرا خادم بھی جسے میں نے برگزیدہ کیا تاکہ تم جانو اور مجھ پر ایمان لاؤ اور سمجھو کہ میں وُہی ہوں۔" (یسعیاہ ۴۳ : ۱۰)

" اب میں اُس کے ہونے سے پہلے تم کو جتائے دیتا ہوں تاکہ جب ہو

جائے تو تم ایمان لاؤ کہ میں وُہی ہُوں " (یُوحنّا ۱۳ : ۱۹)

" آیا تم اُس شخص سے جسے باپ نے مُقدّس کر کے دُنیا میں بھیجا کہتے ہو کہ تو کُفر بکتا ہے اس لئے کہ مَیں نے کہا مَیں خُدا کا بیٹا ہُوں " (یُوحنّا ۱۰ : ۳۶)

ہمارے خُداوند یسُوع المسیح نے
مذکُورہ الٰہی مناسبت کو خُود منظُور فرمایا

" اور آزمانے والے نے پاس آکر اُس سے کہا اگر تُو خُدا کا بیٹا ہے تو فرما کہ یہ پتّھر روٹیاں بن جائیں " (متّی ۴ : ۳)

اس نے تیسری بار اُس سے کہا اَے شمعُون یُوحنّا کے بیٹے کیا تُو مجھے عزیز رکھتا ہے ؟ چُونکہ اُس نے تیسری بار اُس سے کہا کیا تُو مجھے عزیز رکھتا ہے اس سبب سے پطرس نے دِلگیر ہو کر اُس سے کہا اَے خُداوند تُو سب کچھ جانتا ہے تجھے معلُوم ہی ہے کہ مَیں تجھے عزیز رکھتا ہُوں یسُوع نے اُس سے کہا تُو میری بھیڑیں چرا " (یُوحنّا ۲۱ : ۱۷)

" اَے خُداوند تکلیف نہ کر۔ بلکہ زبان سے کہہ دے تو میرا خادم شِفا پائے گا " (لُوقا ۷ : ۶-۷)

" شمعُون پطرس یہ دیکھ کر یسُوع کے پاؤں میں گرا اور کہا اَے خُداوند میرے پاس سے جا اس لئے کہ مَیں گنہگار آدمی ہُوں۔ (لُوقا ۵ : ۸)

" ایک کوڑھی نے پاس آکر اُسے سجدہ کیا اور کہا اَے خُداوند اگر تُو چاہے تو مجھے پاک صاف کر سکتا ہے " (متّی ۸ : ۲)

خُداوند یسُوع المسیح نے اپنی الٰہی مناسبت کا ثبوت اپنی عملی زندگی میں پیش کیا۔

" اور اُس نے لوگوں کو گھاس پر بیٹھنے کا حُکم دیا پھر اُس نے وُہ پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں لیں اور آسمان کی طرف دیکھ کر برکت دی اور روٹیاں توڑ کر شاگردوں کو دیں اور شاگردوں نے لوگوں کو اور سب کھا کر سیر ہو گئے اور اُنہوں نے بچے ہُوئے ٹکڑوں سے بھری ہُوئی بارہ ٹوکریاں اُٹھائیں اور کھانے والے عورتوں اور بچّوں کے سوا پانچ ہزار مرد کے قریب تھے " (متّی ۱۴ : ۱۹-۲۱)

" یسُوع نے اُن کا ایمان دیکھ کر مفلُوج سے کہا بیٹا تیرے گُناہ معاف ہُوئے مگر وہاں بعض فقیہہ جو بیٹھے تھے وُہ اپنے دِلوں میں سوچنے لگے کہ یہ کیوں ایسا کہتا ہے کُفر بکتا ہے خُدا کے سوا کون گُناہ معاف کر سکتا ہے ؟ اور فی الفور یسُوع نے اپنی رُوح سے معلُوم کر کے کہ وُہ اپنے دِلوں میں یُوں سوچتے ہیں اُن سے کہا تم کیوں اپنے دلوں میں یہ باتیں سوچتے ہو ؟ آسان کیا ہے مفلُوج سے یہ کہنا تیرے گُناہ معاف ہُوئے یا یہ کہنا اُٹھ اور اپنی چارپائی اُٹھا کر چل پھر لیکن اس لئے تم جانو کہ ابنِ آدم کو زمین پر گُناہ معاف کرنے کا اختیار ہے۔ اُس نے اُس مفلُوج سے کہا مَیں تجھ سے کہتا ہُوں اُٹھ اور اپنی چارپائی اُٹھا کر اپنے گھر چلا جا اور وُہ اُٹھا اور فی الفور چارپائی اُٹھا کر سب کے سامنے باہر چلا گیا چنانچہ وُہ سب حیران ہو گئے خُدا کی تمجید کر کے کہنے لگے ہم نے ایسا کبھی نہیں دیکھا تھا " (مرقس ۲ : ۵-۱۲)

"اور یہ کہہ کر اُس نے بلند آواز سے پکارا اے لعزر نکل آ جو مر گیا تھا وُہ کفن سے ہاتھ پاؤں بندھے ہُوئے نکل آیا اور اُس کا چہرہ رومال سے لپٹا ہُوا تھا یسُوع نے اُن سے کہا اُسے کھول کر جانے دو۔"
(یُوحنّا ۱۱ : ۴۳-۴۴)

"لیکن مبادا ہم اُن کے لئے ٹھوکر کا باعث ہوں تُو جھیل پر جا کر بنسی ڈال جو مچھلی پہلے نکلے اُسے لے جب تُو اُس کا مُنہ کھولیگا ایک مثقال پائے گا وُہ لے کر میرے اور اپنے لئے اُنہیں دے۔" (متّی ۱۷ : ۲۷)

"اور یسُوع نے صُوبہ دار سے کہا جا جیسا تُو نے اعتقاد کیا تیرے لئے ویسا ہی ہو اور اُسی گھڑی خادم نے شفا پائی۔" (متّی ۸ : ۱۳) (اِس وقت ہمارا خُداوند یسُوع المسیح صُوبہ دار کے گھر سے ۶۰ میل کی دُوری پر سے اُس کے خادم کی شفا کا حکم دیتا ہے)

"اور لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر اُسے کہا تلیتا قُومی جس کا ترجمہ یہ ہے، اے لڑکی مَیں تجھ سے کہتا ہُوں اُٹھ وُہ لڑکی فی الفور اُٹھ کر چلنے پھرنے لگی کیونکہ وُہ بارہ برس کی تھی اس پر لوگ بہُت حیران ہُوئے۔" (مرقس ۵ : ۴۱-۴۲)

"اُس نے اُٹھ کر ہوا کو اور پانی کے زور شور کو جھڑکا اور دونوں تھم گئے اور امن ہو گیا وُہ ڈر گئے اور تعجّب کر کے آپس میں کہنے لگے کہ یہ کون ہے یہ تو ہوا اور پانی کو حُکم دیتا ہے اور وُہ اُس کی مانتے ہیں۔" (لُوقا ۸ : ۲۴-۲۵)

"اے جوان مَیں تجھ سے کہتا ہُوں اُٹھ وُہ مُردہ اُٹھ بیٹھا اور بولنے لگا۔" (لُوقا ۷ : ۱۳-۱۴)

الٰہی تعظیم جو ازرُوئے کتابِ مُقدّس

ہمارے خُداوند یسُوع المسیح سے منسُوب کی گئی ہے

"اور جب پہلوٹھے کو دُنیا میں پھر لاتا ہے تو کہتا ہے کہ خُدا کے سب فرشتے اُسے سجدہ کریں۔" (عبرانیوں ۱ : ۶)

"اور وُہ بلند آواز سے کہتے تھے کہ ذبح کیا ہُوا برّہ ہی قُدرت اور دولت اور حکمت اور طاقت اور عزّت اور تمجید اور حمد کے لائق ہے۔" (مکاشفہ ۵ : ۱۲)

"پھر مَیں نے آسمان اور زمین اور زمین کے نیچے کی اور سمندر کی سب مخلُوقات کو یعنی سب چیزوں کو جو اُن میں ہیں یہ کہتے سُنا جو تخت پر بیٹھا ہے اُس کی اور برّہ کی حمد اور عزّت اور تمجید اور سلطنت ابدُالآباد رہے۔"
(مکاشفہ ۵ : ۱۳)

"اور چاروں جانداروں نے آمین کہا اور بزرگوں نے گر کر سجدہ کیا۔" (مکاشفہ ۵ : ۱۴)

"اور رات دن بغیر آرام لئے یہ کہتے رہتے ہیں قُدّوس قُدّوس قُدّوس!!! خُداوند خُدا قادرِ مُطلق جو تھا اور جو ہے اور جو آنے والا ہے۔ اے ہمارے خُداوند اور خُدا تُو ہی تمجید اور عزّت اور قُدرت کے لائق ہے کیونکہ تُو ہی نے ساری چیزیں پیدا کیں اور وُہ تیری ہی مرضی سے تھیں اور پیدا ہُوئیں۔"
(مکاشفہ ۴ : ۸-۱۱)

الٰہی تعظیم جو ہمارے خُداوند یسُوع المسیح نے خود منظُور فرمائی

"اور دیکھو ایک کوڑھی نے پاس آ کر اُسے سجدہ کیا اور کہا اے خُداوند

اگر تُو چاہے تو مجھے پاک صاف کر سکتا ہے۔" (متی ۸ : ۲)

"وہ اُن سے یہ باتیں کہہ ہی رہا تھا کہ دیکھو ایک سردار نے آکر اُسے سجدہ کیا اور کہا میری بیٹی ابھی مری ہے لیکن تُو چل کر اپنا ہاتھ اُس پر رکھ تو وہ زندہ ہو جائے گی۔" (متی ۹ : ۱۸)

"اور جو کشتی پر تھے اُنہوں نے اُسے سجدہ کر کے کہا یقیناً تُو خدا کا بیٹا ہے۔" (متی ۱۴ : ۳۳)

"مگر اُس نے آکر اُسے سجدہ کیا اور کہا اَے خُداوند میری مدد کر۔" متی ۱۵ : ۲۵

"اور دیکھو یسُوع مسیح اُن سے ملا اور اُس نے کہا سلام اُنہوں نے پاس آکر اُس کے قدم پکڑے اور اُسے سجدہ کیا۔" (متی ۲۸ : ۹)

"اور وُہ اُس کو سجدہ کر کے بڑی خوشی سے یروشلیم کو لوٹ گئے۔" (لُوقا ۲۴ : ۵۲)

"اَے خُداوند ابنِ داؤد ہم پر رحم کر اَے خُداوند ابنِ داؤد ہم پر رحم کر۔" (متی ۲۰ : ۳۰ - ۳۱)

"ایک شخص دوڑتا ہُوا اُس کے پاس آیا اور اُس کے آگے گھٹنے ٹیک کر اُس سے پُوچھا اَے نیک اُستاد مَیں کیا کروں کہ ہمیشہ کی زندگی کا وارث بنُوں۔" (مرقس ۱۰ : ۱۷)

حصّہ دوم

حصّہ اوّل کے سارے بیان کو بغور مطالعہ کرنے سے یہ صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ ہمارا خُداوند یسُوع المسیح کامل، ازلی، حقیقی اور زندہ ہے جو قادرِ مُطلق ربُّ الافواج عالمُ الغیب عالمِ کُل اور عقلِ کُل حاضرِ کُل و ناظرِ کُل ہے اور اُس کا پُورا نام خُداوند یسُوع المسیح ہے "خُداوند بھی اُس کا الٰہی نام ہے" (عبرانی) یسُوع اُس کا انسانی نام ہے (متی ۱ : ۲۱ و متی ۲ : ۱) مسیح اُس کے عہدے اور خدمت کا نام ہے (لُوقا ۲ : ۲۱ - ۲۲) خُدا کا بیٹا (لُوقا ۲۲ : ۷۰) یہ نام بہ دفعہ آیا ہے نیز "اُس کا بیٹا" "میرا بیٹا" بھی بہت دفعہ استعمال ہُوا ہے مقابلہ کریں یُوحنا ۵ : ۱۸ سے۔ اکلوتا بیٹا یُوحنا ۱ : ۱۸ ۵ دفعہ آیا ہے یہ خیال غلط ہے کہ سب ایماندار خُدا کے بیٹے ہیں بلکہ مقابلہ کرو مرقس ۱۲ : ۶ جہاں اُس نے دُوسروں کو نوکروں کا خطاب دیا وُہ اپنے آپ کو پیارا بیٹا کہتا ہے۔ اوّل و آخر (مکاشفہ ۱ : ۱۷ مقابلہ کرو یسعیاہ ۴۱ : ۴ و ۴۴ : ۶) یہاں یہُوواہ ربُّ الافواج کی مانند اُس کا لقب اوّل و آخر ہے۔ مکاشفہ ۲۲ : ۱۳-۱۹ میں وہ الفا اور اومیگا ابتدا اور انتہا کہلاتا ہے۔ مکاشفہ ۱ : ۸ میں یسُوع خُداوند خُدا یعنی الفا اور اومیگا ہے۔ اعمال ۳ : ۱۴ میں وُہ قدُّوس راستباز ہے۔ مقابلہ کرو ہوسیع ۱۱ : ۹ جہاں خُدا ہی قدُّوس کہلاتا ہے۔ ملاکی ۳ : ۱ - لُوقا ۲ : ۱۱ - اعمال ۹ : ۱۷ یُوحنا ۲۰ : ۲۸ عبرانیوں ۱ : ۱۱ میں مسیح کو خُداوند کا لقب دیا گیا ہے اور یہ لقب مسیح کے لئے سینکڑوں دفعہ استعمال ہُوا ہے جہاں انسانوں کے لئے لفظ خُداوند استعمال ہُوا ہے وُہ فقط ۹ دفعہ آیا

ہے مثلاً ملاحظہ ہو اعمال ۱۶ : ۳۰۔ افسیوں ۴ : ۱۔ یوحنا ۱۲ : ۲۱ وغیرہ وغیرہ۔ لیکن یہ ایسا نہیں جیسا یسوع کو خداوند کہا گیا۔ اُس کا یہ لقب ویسا ہی ہے جیسا خدا کا ہے مثلاً اعمال ۴ : ۲۶ مقابلہ کرو اعمال ۴ : ۳۳ نیز دیکھو متی ۲۲ : ۴۳ – ۴۵ ۔ فلپیوں ۲ : ۲۱ ۔ افسیوں ۴ : ۵ ۔

مندرجہ بالا حوالوں کے علاوہ ازیں آپ ذیل کے حوالوں کو بھی ملاحظہ کریں اعمال ۱۰ : ۳۶ سب کا خداوند ۱۔ کرنتھیوں ۲ : ۸ ۔ جلال کا خداوند زبور ۲۴ : ۸–۱۰ میں اس طرح مرقوم ہے خداوند جو قوی اور قادر ہے۔ خداوند جو لشکروں کا خداوند ہے۔ خداوند جو جلال کا بادشاہ ہے پھر یسعیاہ ۹ : ۶ میں یوں آیا ہے مقابلہ کریں قضاۃ ۱۳ : ۱۸ مشیر خدائے قادر ابدیت کا باپ سلامتی کا شہزادہ ۔ اُس کو بیماریوں پر بھی پورا پورا اختیار تھا کیونکہ وہ اس کا حکم مانتی تھیں ملاحظہ ہو لوقا ۴ : ۳۹ ۔ اُس کو موت پر بھی پورا اختیار تھا کیونکہ وہ اپنے حکم سے مُردے زندہ کرتا تھا (دیکھو لوقا ۷ : ۱۴ – ۱۵ لوقا ۸ : ۵۴ – ۵۵ یوحنا ۵ : ۲۵ ۔ اور یوحنا ۱۱ : ۴۳ – ۴۴) مسیح کو پانی پر اختیار تھا (ملاحظہ ہو متی ۸ : ۲۶ – ۲۷) اُس کو بدروحوں پر بھی پورا اختیار تھا (ملاحظہ ہو متی ۸ : ۳۲ لوقا ۴ : ۳۵ – ۳۶ لوقا ۴ : ۴۱)۔

ہمیں یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ مسیح خداوند کو آسمانی مقاموں پر سرفراز کیا گیا تھا، اور ہر طرح کی حکومت، اختیار، قدرت، ریاست اور ہر ایک نام سے اُس کو بہت بلند اور بالا کیا گیا اور سب کچھ اُس کے پاؤں کے تلے کر دیا اور اُسی کو سب چیزوں کا سردار بنایا گیا اور وہی ہر طرح سے سب کا معمور کرنے والا ہے (ملاحظہ ہو افسیوں ۱ : ۲۰ – ۲۲) علاوہ ازیں یوحنا کی انجیل میں مرقوم ہے کہ ہمارا خداوند نہ صرف انسانی زندگی کے حالات سے واقف تھا بلکہ وہ

زندگی کی پوشیدہ باتوں کو بھی جانتا تھا۔ (ملاحظہ ہو یوحنا ۴ : ۱۶ – ۱۹)۔ کلامِ خدا ہمیں یہ بھی خبر دیتا ہے کہ مسیح خداوند انسان کے پوشیدہ خیالوں سے بھی آگاہ تھا وہ تمام آدمیوں کو جانتا تھا اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ انسان کے دل میں کیا ہے (ملاحظہ ہو مرقس ۲ : ۸ لوقا ۵ : ۲۲ یوحنا ۲ : ۲۴ – ۲۵ ۔ اعمال ۱ : ۲۴) مسیح کے متعلق یہ کلام ایسا ہی ہے جیسا ۲ تواریخ ۶ : ۳۰ اور یرمیاہ ۱۷ : ۹ – ۱۰ میں لکھا ہے کہ خدا دلوں اور گردوں کا جاننے والا ہے یوحنا کی انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند اپنے پکڑوانے والے کو بخوبی جانتا تھا وہ نہ صرف انسان کے موجودہ خیالوں سے آگاہ تھا بلکہ آنے والے واقعات کو بھی اچھی طرح جانتا تھا (ملاحظہ ہو یوحنا ۶ : ۶۴ پھر یوحنا ۱ : ۴۸ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نہ صرف اپنے قریب والے انسان کے حالات سے آگاہ ہوتا تھا بلکہ جو لوگ کوسوں دور ہوتے تھے اُن کا بھی اُس کو علم ہوتا تھا کہ وہ کیا کرتے ہیں۔ ہمیں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ہمارا خداوند نہ صرف خدا کی بابت مستقبل کا علم رکھتا تھا بلکہ انسان کے مستقبل کے کاموں کو جو اُنہوں نے کرنے تھے بخوبی جانتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ سمندر کی مچھلیوں سے بھی واقف تھا۔ (ملاحظہ ہو لوقا ۵ : ۵ – ۶ و ۲۳ : ۱۰ – ۱۲ یوحنا ۱۳ : ۱)۔

کتابِ مقدس کی تلاوت کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عالم الغیب خدا نے ذاتی طور پر خداوند یسوع المسیح پر یہ سب باتیں منکشف کر دی تھیں کیونکہ وہ خدا میں سے خدا، نور میں سے حقیقی نور .... خدا (دیکھو عقیدہ نکایاہ) وہ کل عالموں سے پیشتر تھا اور ابد تک رہے گا اور اُس سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے وہ سب باتوں کو جانتا ہے اور حکمت اور معرفت کے سب خزانے اس میں چھپے ہوتے ہیں (ملاحظہ ہو یوحنا

۱۶: ۳۰ و ۲۱: ۱۷ کلسیوں ۲: ۳) اگرچہ وُہ ابنِ داؤد ہے تاہم اُس نے پیدا ہو کر المسیح کے کُل حقوق کو حاصل کیا ہے (ملاحظہ ہو متی ۱: ۱ لوقا ۲: ۱۱) وُہ انسانِ کامل اور مظہرِ خُدا ہے جب وُہ انسان بنا اُس نے انسانی شکل اختیار کی مگر وُہ اپنی الُوہیت کے درجہ سے الگ نہیں ہُوا۔ اُس نے اپنی ساری الٰہی شان و شوکت کو چھوڑا لیکن اپنی الُوہیت کو ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ وُہ سچ مچ انسان بنا تاہم وُہ پاک تھا اور گناہ سے بے داغ رہا۔ وُہ کہتا ہے کہ مَیں ہُوں جو مَیں تھا یعنی خُدا اور مَیں نہیں تھا جو مَیں ہُوں، یعنی انسان اور اب مَیں خُدا اور انسان کہلاتا ہُوں بے شک وُہ کامل خُدا اور کامل انسان ہے مگر نفسانی آدمی اُس کو نہیں سمجھ سکتا کیونکہ یہ رُوح کی باتیں اور الٰہی راز ہیں۔ دُنیوی آدمی صرف دُنیا ہی کے خیال میں پھنسا رہتا ہے وُہ سوچتا ہے کہ یہ بات کس طرح ممکن ہے کہ ایک بچّہ جو غریب ماں باپ کے گھر بیت اللحم میں پیدا ہُوا جس نے ایک نجار کے گھر میں پرورش پائی، جو بھوک، پیاس، دُکھ و مُصیبت میں مُبتلا رہا، جس نے اذیت۔ کوڑے۔ تھوک۔ ٹھٹھا، لعن طعن۔ رنج و درد سہے اور پھر مصلوب ہو کر وُہ بیک وقت تمام انسانوں کا خُدا ہو سکتا ہے۔ لیکن ایسا شخص اگر صرف خُداوند کے کاموں ہی کو ملاحظہ کرے تو اُس کے لئے کوئی بات مُشکل نہ ہوگی کیونکہ خُداوند نے خُود کہا ہے کہ اگر تُم میرا یقین نہیں کرتے تو میرے کاموں ہی کا یقین کرو کہ یہ کام جو مَیں نے کئے ہیں کسی اور نے نہیں کئے۔ اور انہی کاموں ہی کے سبب سمجھ جاؤ کہ باپ مجھ میں اور مَیں باپ میں ہُوں۔ خُداوند مسیح کی الُوہیت محض باتوں ہی سے ثابت نہیں ہوتی بلکہ ایمان سے ثابت ہوتی ہے تاکہ ہم خُداوند یسوع کی الُوہیت کو مان کر ایمان رکھیں۔

انسان اُس کی زندگی کے ہر پہلو کو بغور مطالعہ کرنے سے اس کی حقیقت کو بخوبی سمجھ جائے گا اور کسی فضول منطق اور دلیل کی حاجت ہی نہیں رہیگی۔ یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ ہمارا خُداوند کامل خُدا اور کامل انسان ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ انسانی دل انسانی عقل سے زیادہ بہتر ترجمان ہے کیونکہ بعض ایسی باتیں ہیں جو عقل سے بہت بلند و بالا ہیں اور وُہ عقلِ انسانی سے سمجھی نہیں جاتیں لیکن جب خُدا کا رُوح انسانی دل کو روشن کرتا ہے تو وُہ ان تمام حقائق کو آشکارا کر دیتا ہے۔ کلامِ الٰہی کے مطابق خُداوند یسوع نے رُوح القُدس کو اسی واسطے بھیجا تھا کہ وُہ ہم کو ساری سچّائی کا راستہ دکھائے اور ساری باتوں کی ہم کو سمجھ بخشے۔ لیکن مسیح کی محبّت اس سے بہت زیادہ ہے اور انسان کو اس محبّت کی ضرورت بھی ہے۔ مسیح کی شان اور اُس کا جلال اس بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وُہ مُردوں کو زندہ کرتا ہے۔ بھوکوں کو کھانا کھلاتا ہے۔ کوڑھیوں کو پاک اور صاف کرتا ہے۔ طرح طرح کے بیماروں کو شفا دیتا ہے بدرُوحوں کو نکالتا ہے اور مُصیبت زدوں کو مُصیبت سے رہائی دیتا ہے اندھوں کو بینائی عطا کرتا ہے بہروں کو سماعت اور وُہ لُولے لنگڑے اپاہج اور مفلوج اور ٹُنڈے لوگوں کو آرام دیتا ہے۔ وُہ ہر ایک کے لئے کافی اور شافی تھا۔ اُس نے بنی نوع انسان کو طرح طرح کی امداد دی اور اپنے کام، کلام اور نمونہ سے صاف اور صریح ثبوت دئیے کہ وُہ انسان کامل اور مظہرِ خُدا ہے نفسانی انسان محض حساب اور جیومیٹری اور گرامر کے اصُولات اور اصطلاحی شرحوں اور مختلف دُنیوی علُوم سے اپنے دل کی من گھڑت باتوں اور قصّوں سے خُداوند کی الُوہیت کو سمجھنا چاہتا ہے۔ لیکن اس طرح اُسے سمجھنا مُشکل امر ہے۔ اگر خُداوند کی الُوہیت کو اس طریقہ سے سمجھا جا سکتا تو

سب سے پہلے یہودی شرع کے معلّم فریسی، فقیہہ اور صدوقی اُس زمانے کے عالم اُستاد اور سردار خُداوند المسیح کو سمجھ جاتے۔ مگر افسوس کہ اُنہوں نے اُسے نہ سمجھا، بلکہ برعکس اس جلال کے خُداوند کو مصلُوب کیا۔ خُداوند کی اُلوہیت اُس کی زندگی کے ہر پہلو سے روزِ روشن کی طرح ظاہر ہے کہ وُہ صاحبِ اختیار کی طرح کلام کرتا ہے۔ پانی پر چلتا ہے۔ حُکم سے پانی اور ہوا کے طُوفان کو تھما دیتا ہے۔ حُکم سے مُردوں کو زندہ کرتا اور بیماروں کو ان کی بیماریوں سے شِفا دیتا ہے۔ وُہ تھوڑی سی شَے سے ہزاروں کو سیر کرتا ہے۔ اپنی صُورت کو بدلنے اور دُشمنوں کے پنجوں سے بچنے سے صلیبی موت اور مُردوں میں سے جی اُٹھنے اور آسمان پر چڑھ جانے سے وُہ اپنی اُلوہیت کا انکشاف کرتا ہے۔ ہمارا خُداوند یسُوع مسیح نہ صرف وہاں موجود ہے جہاں دو یا تین اُس کے نام سے اکٹھے ہوتے ہیں بلکہ وُہ زمانہ کے آخر تک اُن کے ساتھ ہے اور ایمانداروں کے دل میں بھی سکونت کرتا ہے (ملاحظہ ہو یُوحنا ۱۴: ۲۰-۱ اور ۲ کرنتھیوں ۱۳: ۵) وُہ اَبدی اور ازلی ہے۔ ملاحظہ ہو یُوحنا ۱: ۱، میکاہ ۵: ۲، کلسیوں ۱: ۱۷۔ یسعیاہ ۹: ۶۔ یُوحنا ۵: ۲۶، ۶: ۶۲ و ۸: ۵۸۔ ۱ یُوحنا ۱: ۱ و ۲۰ ... عبرانی ۱۳: ۸)۔ ہمارا خُداوند یسُوع مسیح غیر متغیر اور لاتبدیل ہے (ملاحظہ ہو عبرانی ۱: ۱۰ و ۱۳: ۸)۔ وُہ انسانی جامہ پہننے سے پہلے خُدا ہی کی شکل میں تھا (فلپیوں ۲: ۶)۔ کیونکہ اُلوہیت کی ساری معموری اُسی میں مجسم ہو کر سکونت کرتی ہے خُداوند یسُوع المسیح خُدا کا بیٹا اور خُدا کا ازلی کلمہ ہے۔ وُہ دُنیا کا خالق اور مالک ہے کیونکہ اُسی کے وسیلے سے ساری چیزیں تخلیق کی گئیں اور وُہی سب کا خُداوند ہے (دیکھو عبرانی ۱: ۱۰ یُوحنا ۱: ۳ کلسیوں ۱: ۱۶)۔ وُہ سب کو

پالتا پوستا ہے اور اُن کی پرورش کرتا ہے اور اُنہیں اپنی قُدرت کے کلام سے سنبھالتا ہے (عبرانی ۱: ۳) ہمارے خُداوند کو گُناہوں کے مُعاف کرنے کا پُورا پُورا اختیار ہے (ملاحظہ ہو مرقس ۲: ۵-۱۰ لُوقا ۷: ۴۸ لُوقا ۷: ۴۹-۵۰) خُداوند نے ہمیں سکھایا ہے کہ انسان جو گُناہ کرتا ہے وُہ خُداوند کی ذات سے متعلّق ہے (ملاحظہ ہو لُوقا ۷: ۴۱-۴۷) شمعُون اور عورت دونوں خُداوند کے قرضدار تھے یہ وُہی خُدا تھا جس کے خلاف گُناہ کا ذکر زبُور ۵۱: ۴ میں مندرج ہے کہ مَیں نے فقط تیرا ہی گُناہ کیا ہے اور وُہ کام کیا ہے جو تیری نظر میں بُرا ہے تاکہ تُو اپنی باتوں میں راست ٹھہرے اور اپنی عدالت میں بے عیب رہے۔ ہمارا خُداوند یسُوع مسیح زندوں اور مُردوں کا انصاف کرنے والا ہے (ملاحظہ ہو ۲ تیمتھیُس ۴: ۱) اور باپ نے یہ اختیار بیٹے کو اس لئے دیا ہے کہ وُہ آدم زاد ہے (یُوحنا ۵: ۲۲) تاکہ وُہ اپنی انسانی زندگی کے تجربہ سے لوگوں کی پُوری پُوری عدالت کر سکے (یُوحنا ۵: ۲۳) ہمارا خُداوند یسُوع مسیح ہمیشہ کی زندگی کا مالک اور بخشنے والا ہے (یُوحنا ۱۰: ۲۸، یُوحنا ۱۷: ۲)۔

عہدِ عتیق میں جو لفظ یہوواہ کے لئے استعمال ہُوا ہے ٹھیک وُہی ہے جو عہدِ جدید میں ہمارے خُداوند یسُوع کے لئے استعمال ہُوا ہے مقابلہ کرو (زبُور ۱۰۲: ۲۴-۲۷ عبرانی ۱: ۱۰-۱۲ یسعیاہ ۴۰: ۳-۴ متّی ۳: ۳ لُوقا ۱: ۶۸-۶۹ و ۷۶ یرمیاہ ۱۱: ۲۰ و ۱۷: ۱۰ مکاشفہ ۲: ۲۳- یسعیاہ ۶۰: ۱۹ زکریاہ ۲: ۵ لُوقا ۲: ۳۲ یسعیاہ ۶: ۱ و ۳: ۱۰ یُوحنا ۱۲: ۳۷-۴۱ یسعیاہ ۸: ۱۳-۱۴، ۱ پطرس ۲: ۷-۸ یسعیاہ ۸: ۱۲-۱۳-۱ پطرس ۳: ۱۴-۱۵ گنتی ۲۱: ۶ و ۷-۱ کرنتھیوں ۱۰: ۹ زبُور ۲۳: ۱ یسعیاہ ۴۰:

۱۰-۱۱ یُوحنّا ۱۰: ۱۱ حزقی ایل ۱۲: ۱۶ و ۳۴: ۱۱ لُوقا ۱۹: ۱۰)۔

ان حوالوں میں پہلے پُرانے عہدنامہ کے حوالے ہیں اور اس کے ساتھ نئے عہدنامہ سے مقابلہ کیا گیا ہے۔ ان کو غور سے مطالعہ کریں نیز ہم اس بات پر غور کریں کہ کس طرح خُدا باپ۔ اور خُداوند یسُوع مسیح کے اسمائے پاک اکٹھے آتے ہیں۔ ۱ کرنتھیوں ۳: ۱۴ متی ۲۸: ۱۹ ۲ تھسلنیکیوں ۳: ۱۱ - ۱ کرنتھیوں ۱۲: ۴-۶ ططس ۳: ۴-۵ و ۲: ۱۳ رومیوں ۱: ۷ آپ رومیوں ۱: ۷ حوالہ کو پولُوس کے سارے خطوط میں دیکھیں کہ وُہ ہر خط میں اسی خطاب سے کلیسیاؤں کو مخاطب کرتا ہے۔ ملاحظہ ہو یعقوب ۱: ۱ یُوحنّا ۱۴: ۲۳ - ۲ پطرس ۱: ۱ کلسیوں ۲: ۲ یُوحنّا ۱۷: ۳ و ۴: ۱۱ یرمیاہ ۱۷: ۵-۷ مکاشفہ ۷: ۱۰ مکاشفہ ۵: ۱۳ یُوحنّا ۵: ۲۳)۔

جب خُداوند یسُوع مسیح کو الٰہی تعظیم دی جاتی ہے تو وُہ اُسے خوشی سے قبول کرتا ہے اور بغیر کسی پس و پیش کے اس عزّت کو منظور کرتا ہے (دیکھو متی ۲۸: ۹ لوقا ۲۴: ۵۲ متی ۴: ۳۳ مقابلہ کرو اعمال ۱۰: ۲۵-۲۶ مکاشفہ ۲۲: ۸-۹، متی ۴: ۹-۱۰) لیکن جب بھی تعظیم کسی بزرگ رسول یا فرشتے کو دی گئی تو وُہ دہشت سے پیچھے ہٹتے ہیں اور اس تعظیم کو منظور نہیں کرتے (دیکھو اعمال ۱۴: ۱۱-۱۸ و ۱۰: ۲۵-۲۶ مکاشفہ ۲۲: ۸) اور پھر نہ صرف خُداوند یسُوع کو الٰہی تعظیم ہی سے نوازا گیا بلکہ اُس سے دُعائیں بھی مانگی گئیں ہیں (دیکھو ۱ کرنتھیوں ۱: ۲، ۲ کرنتھیوں ۱۲: ۸-۹-۱۰ اعمال ۷: ۵۹ کیونکہ خُدا باپ کی یہی مرضی تھی کہ جس طرح لوگ میری تعظیم کرتے ہیں اُسی طرح میرے بیٹے کی بھی تعظیم کریں (دیکھو زبُور ۴۵: ۱۱ یُوحنّا ۵: ۲۳ مقابلہ کرو مکاشفہ ۵: ۸-۹ و ۱۲-۱۳) اسی واسطے آدمیوں اور فرشتوں نے اُس کی ویسی ہی

تعظیم کی جیسی اُس کے لئے واجب اور مناسب تھی دیکھو عبرانی ۱: ۶ - فلپیوں ۲: ۱۰-۱۱ مقابلہ کرو یسعیاہ ۴۵: ۲۱-۲۳) پس اگر خُداوند یسُوع میں اُلوہیت نہ ہوتی یا وُہ خُدا کی ذات کا نقش یا اُس کا ہمسر نہ ہوتا تو وُہ بھی ضرُور اس الٰہی تعظیم سے کنارہ کشی کرتا مگر اُس نے ایسا نہیں کیا کیونکہ وُہ خُدا میں سے خُدا اور نُور میں سے نُور اور حقیقی خُدا میں سے حقیقی خُدا تھا۔

تاریخ اس امر کی شاہد ہے کہ چوتھی صدی عیسوی میں جبکہ تھیودوسیس (THIODOCIUS) اعظم حکمران تھا ایرین (ARIEN) لوگوں نے خُداوند یسُوع کی اُلوہیت کا نہ صرف انکار ہی کیا بلکہ اُن کی سب سے بڑی کوشش یہ تھی کہ اس اُلوہیت کے اعتقاد کو جڑ ہی سے کاٹ کر رکھ دیا جائے۔ چنانچہ شہنشاہ تھیوڈوسیس اعظم نے اپنے بیٹے آرکیڈئیس (ARKEDIUS) کو اپنے تخت کا حصّہ دار بنا کر حکومت کی تاکہ اس طریق سے اس ایمان اور اعتقاد کی بے عزتی کی جائے۔ ایسے موقعہ پر بہت سے بشپ صاحبان بادشاہ کو مبارک باد دینے آئے جن میں سے ایک بشپ امفیلکس (UMPHILICUS) تھا جس نے ایرین لوگوں کے ہاتھوں بہت مصیبت اُٹھائی تھی۔ وُہ بادشاہ کے نزدیک گیا اور ایک بہت عمدہ اور مؤثر لیکچر دیا۔ جب وُہ جانے لگا تو بادشاہ نے کہا کہ کیا آپ نے میرے بیٹے کا کچھ خیال نہیں کیا۔ کیا آپ نہیں جانتے کہ مَیں نے اُس کو اپنے تخت کا حصّہ دار بنایا ہے۔ اس پر بشپ جوان شہزادے کے نزدیک گیا جس کی عمر صرف ۱۶ سال کی تھی اور اپنے ہاتھ اُس کے سر پر رکھ کر کہا میرے بیٹے خُدا تجھے برکت بخشے اور فوراً واپس لوٹا۔ بادشاہ کو اس سے تسلّی نہ ہوئی اور کہا کہ کیا یہی وُہ سب عزّت ہے جو آپ نے ایک شہزادے کو دی جس کو مَیں نے اپنے تخت کے برابر کا حصّہ دار بنایا ہے۔ اس

پریشپ اُٹھا اور بادشاہ کے چہرے پر نظر جما کر ایک پُر تاثیر آواز میں کہا :
جناب عالی مُعاف کریں۔ آپ نے بُرا منایا اس لئے کہ میں نے آپ کے
بیٹے کی وُہ عزّت نہیں کی جو آپ کی کی اسی طرح خُدا آپ کی بابت کیا سوچتا
ہوگا جبکہ آپ نے اُس کے ہمتا اور ازلی بیٹے کو اُس کے درجے سے گرا کر
اُس کی اُلوہیّت کی بے عزّتی کے لئے یہی تمام حکومت میں منادی کرا دی۔ یہ
بات بادشاہ کے دل میں دو دھاری تلوار کی طرح لگی اور اس ثبوت سے وُہ قائل
ہوگیا اور آئندہ کو اُس نے کبھی جُراٗت نہ کی کہ صُلح کے شہزادے خُداوند یسُوع
مسیح کی اُلوہیّت کے خلاف کچھ کہے یا کچھ کرے۔

خُداوند کی اُلوہیّت کو سمجھنے کے لئے اس پر بھی غور کریں کہ انسان نے
کبھی ایسا کلام نہیں کیا (یُوحنّا ۷ : ۴۶) اور وُہ ان کو فقیہوں کی طرح نہیں بلکہ
صاحبِ اختیار کی طرح تعلیم دیتا تھا (متّی ۷ : ۲۹) کیا یہ مُمکن ہے کہ جس کی
تاریخ انجیل میں پائی جاتی ہے وُہ محض ایک انسان تھا اور اُس نے متعصّبانہ
طریق سے کسی کو اپنے خاص فرقے کے لئے بہکایا تھا؟ ہرگز نہیں بلکہ اُس کے
اخلاق سے پاکیزگی اور محبّت اُس ٹپکتی تھی۔ وُہ کیسی خُوش اسلُوبی سے مؤثّر
ہدایات دیتا تھا اُس کے اصُولوں سے شرافت ظاہر ہوتی تھی اور اُس کے
عُمدہ خیالات میں کیسی دانائی پائی جاتی تھی۔ اُس کے جوابوں میں کیسی دلجمعی
اور اطمینان تھا۔ کس طرح اُس نے دُکھوں اور مُصیبتوں پر قابو پایا۔ کیا کوئی
انسان یا فلسفی ایسا پیدا ہُوا ہے جس نے بغیر کمزوری اور شان و شوکت کے
اس طرح زندگی بسر کی ہو اور پھر مر کر جی بھی اُٹھا ہو؟ کوئی نہیں کیا یہ وُہی ہے
جس کی بابت بائبل میں متعدّد پیشین گوئیاں درج تھیں کہ وُہ چھُڑانے والا
نجات دہندہ۔ کفّارہ دینے والا۔ فسح کا برّہ۔ کنواری کا بیٹا عمانوایل۔ زندہ

ہستی۔ ہمیشگی کا کاہن۔ خُوش خبری دینے والا' رسُول' بندھے ہُوؤں کو
چھُڑانے والا' مردِ غمناک ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ اُس کے مُنہ میں کوئی چھل بل نہ
تھا، وُہ حقیر سمجھا گیا اور ردّ کیا گیا۔ وُہ دُکھ اور مُصیبت میں گرفتار ہُوا۔ اُس
نے خُدا کے بندوں کے بدلے میں مار کھائی اور لعن طعن سہے۔ وُہ تیس پیسے
میں بیچا گیا وُہ ٹھٹھوں میں اُڑایا گیا اُس کے مُنہ پر تھُوکا گیا اُسے تھپّڑ مارے
گئے وُہ ذبح ہونے والے برّہ کی طرح کبھی قید اور کبھی کچہری میں گھسیٹا گیا
اُس کے ہاتھ اور پاؤں چھیدے گئے اُس کے پہلو میں بھالا مارا گیا اُس کے
سر پر کانٹوں کا تاج رکھا گیا اُس کی تحقیر کی گئی۔ اُس کے کپڑوں پر قرعہ ڈالا گیا۔
وُہ گنہگاروں کے بدلے شفاعت کرتا ہے اور اپنے مصلُوب کرنے والوں کے
حق میں دُعائے خیر مانگتا اور اُن کی مُعافی کے لئے سفارش کرتا ہے۔ اگرچہ اُس
کے جسم کے سڑنے کی نوبت نہ پہنچی تاہم اُس کی قبر شریروں کے درمیان ٹھہرائی
گئی لیکن وُہ اپنی موت کے بعد امیروں میں داخل ہُوا تاہم یہ سب کچھ ہوتے
ہُوئے وُہ فوق الفطرت انسان' رہبر' حاکم' صُلح کا شہزادہ اور داؤد کے تخت کا
مالک ثابت ہوتا ہے وُہ جس کے پاس قومیں فراہم ہوں گی' وُہ سچّائی کا بادشاہ
جس کی بادشاہت کا آخر نہ ہوگا' اور نہ ہی اُس کی حکومت جاتی رہے گی اور تمام
قومیں اور فرقے اور اہل لُغت اُس کی پیروی کریں گے وُہ تمام دُنیا کو بطور ورثہ
اپنے قبضہ میں کرے گا۔ یہ اور ایسی اور بہت سی باتیں ہیں جن کو جب ہم سچ مچ
محسُوس کرتے جو کہ مسیح کی تمام زندگی سے ظاہر ہوتی ہیں تو دل اُسی کی طرف مائل
ہوجاتا ہے۔

مندرجہ بالا وجُوہات کے باعث اُس کے شاگرد بڑی سرگرمی اور جانفشانی سے
اُس کی پیروی کرتے ہُوئے آگے کو بڑھتے گئے۔ اُنہوں نے معلُومہ دُنیا کے

ہر حصے میں اُس کی بادشاہت کو پھیلا دیا۔ جب خُداوند نے اپنا کام شروع کیا تو اُس نے صاف اور بلا مبالغہ اس بات کو آشکارا کر دیا کہ مَیں وُہی ہُوں جس کی بابت توریت اور انبیا کے صحائف میں اُس کی پیشین گوئیاں درج ہیں۔ اُس کی اخلاقی شرافت، اُس کے اصُولی فرائض، اُس کی راستبازی اور پاکیزگی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وُہ پاک بے عیب اور گناہ سے مبرّا تھا۔ وُہ جھُوٹ، فریب اور دغا سے کوسوں دُور تھا۔ اُس کی عجیب دانائی، عقلمندی، سمجھ، صبر اس بات کے مانع ہیں کہ ہم اُس کی بابت یہ خیال کریں کہ وُہ ایک فریب خوردہ انسان تھا۔ اگر اُس نے شک میں ہو کر دعوےٰ کیا جو غلط تھا یعنی یہ کہ وُہ خُدا کا بیٹا نہیں تھا تو اُس نے اخلاق کے ادنےٰ سے ادنےٰ قانُون کو بڑی بدتمیزی سے توڑا جس کے لئے وُہ اُستاد اور رہبر ہو کر آیا تھا۔ یُوں وُہ خُدا کا نبی تو درکنار وُہ خُدا کے بندوں سے بھی کوسوں دُور جا پڑتا اور دغا باز ثابت ہوتا۔ مگر ایسا ہرگز نہیں ہُوا۔ اُلوہیّت کا خیال بجُز انسانی آغاز کا ایک حیران کُن خیال ہے کہ ہمارا جلال کا خُداوند کس طرح ایک انسانی پردے میں سے اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے۔ اس خیال سے ہمارے سارے ایمان کو لغزش ہوتی ہے۔ اُس کا اخلاق کیسا دل آویز اور عجیب ہے۔ کیسے اختصار کے ساتھ وُہ حاکمانہ طریق سے اپنے آپ پر بھروسہ رکھنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اُس کے کردار میں شک کی گنجائش ہی نہیں رہتی اور اُس کا انکار کسی حالت میں بھی نہیں ہو سکتا۔ اگر خُداوند کا دعویٰ کسی فریب خوردہ انسان کی طرف سے ہوتا تو وُہ ضرور مکروہ اخلاق کی تعلیم دیتا اور اس پر اُس کا سچائی کو آزمانا ایک تمسخر ٹھہرتا۔ جب ہم اس بات پر غور کرتے ہیں تو ہمیں تمام بائبل میں ایک بُنیادی اصُول ملتا ہے جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ مسیح خُداوند تمام دُنیا کا نجات دہندہ ہے۔ اُس کی کامل مُسلسل تاریخ سے

اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ اُس نے اپنے کام، کلام اور نمونہ سے اپنے آپ کو اور اپنی مشن کو اور اپنی اُلوہیّت کو پُورے طور پر ظاہر کر دیا تھا۔ ٹھیک اُسی وقت جب کہ ایک انتظار کا خیال تمام ایشیائی ممالک میں پھیلا ہُوا تھا کہ ایک عجیب شخص ظاہر ہونے والا ہے اُسی وقت ایک شخص مسیح دُنیا میں ظاہر ہُوا جس کا یہ دعوےٰ تھا کہ مَیں خُدا کا بیٹا ہُوں۔ وُہ آسمان سے اس لئے آیا کہ وُہ لوگوں کو ایک سچے مذہب کی تعلیم دے اور اس بات کی تصدیق مذہبی تاریخ اور بُت پرستوں کی تحریرات سے بھی ہوتی ہے۔ مثلاً اُس وقت کے دو رومی مؤرخین یعنی سومی ٹونیس (SOMITONIUS) اور ٹیکسی ٹس (TAXITUS) نے بھی اس بات کو واضح کر دیا کہ کس طرح تمام ایشیا میں ایک قدیم اور پختہ خیال پایا جاتا تھا کہ یہودیہ کے علاقہ سے ایک شخص آنے والا ہے جس کی سلطنت تمام دُنیا پر ہوگی۔ اس مُنجّی کی ہستی کے مقصد اور اُس کے کامل اخلاق کے درمیان ایک عجیب مشابہت پائی جاتی ہے، جس کو سکھانے کے لئے وُہ آیا تھا۔ وُہ محض خُدا کی طرف سے زبانی بات چیت کرنے ہی نہیں آیا تھا اور نہ وُہ محض اس لئے مقرّر ہُوا تھا کہ جو کچھ اُس نے سُنا تھا اُسی کی صرف رٹ لگا کر چلتا بنے اور بعد میں اُس کو اُس کی دی ہُوئی تعلیم سے کوئی تعلّق ہی نہ رہے اور نہ صرف وُہ الفاظ کو ہی ہوا میں مُنتشر کرنے آیا تھا، بلکہ اُس نے اپنے زندہ مذہب کی حقیقت کو آشکارا کیا۔ حقیقت میں اُس کے مذہب کی بُنیاد خود اُسی پر موقُوف تھی کہ جس مذہب کا اُس نے پرچار کیا وُہ سچ مچ اُس کی اپنی شخصیّت سے تعلّق رکھتا تھا۔ جس سچائی کا اُس نے اظہار کیا اس کی ہم کو اس سے بہُت کم اُمید تھی۔ اُس نے صرف اپنی رائے ہی ظاہر نہیں کی بلکہ چند لفظوں میں یُوں تعلیم دی کہ مسیحیّت کی بُنیاد مسیح پر ہے۔ مسیح

کی انسانی زندگی جیسا اُس کے اپنے دَور میں لوگوں کے دلوں اور خیالوں کو اپیل کرتی تھی یہ ثبوت دیتی ہے کہ اُس میں اُلوہیت اور انسانیت دونوں موجود تھیں۔

جب وُہ اس دُنیا میں آیا تو اُس کی ابتدائی تعلیم اور ظاہری حالت میں ایسی مطابقت پائی جاتی ہے کہ اُس کا اثر اندرُونی اور بیرُونی طور پر سب جگہ ہُوا۔ اُس کے ارادوں کی مخالفت کے سامان چاروں طرف پیدا ہوئے۔ ایسا معلوم ہُوا کہ گویا اُس کی تمام حرکات ناپسندیدہ اور اُس کی تمام تدبیریں ناقص تھیں۔ وُہ ایک ایسے وقت میں ظاہر ہُوا جس کی بابت مؤرّخ بڑی دہشت سے بیان کرتے ہیں کہ اُس کی رسوائی کی گئی۔ اُس کو نہ سمجھنے کے سبب سے ملک اور رومی سلطنت اندھیرے میں پڑ گئی۔ وُہ پیدا ہُوا اور اپنی زندگی کے تیس سال گاؤں کے غُربا و مساکین، نیک و بد لوگوں میں گزارے جہاں وُہ جاہل اور ناہنجار لوگوں کا انگشت نما بنا رہا۔ وُہ ایک غریب نجّار، خُفیہ زندگی بسر کرنے والا بے یار و مددگار تھا۔ سماج کی بُلند مجالس سے اُس کا کوئی تعلّق نہیں تھا تاہم اُس کی زندگی کی ظاہری حالت عام لوگوں سے مختلف تھی وُہ آگے بڑھا اور اپنے اُستاد ہونے کا دعوےٰ کیا۔ اُس نے بعض لوگوں کو ملامت کی اور اپنے آپ کو زمانہ اور لوگوں کا مُصلح قرار دیا۔ وُہ لوگ جو بچپن سے اُس کو جانتے تھے اُنہیں میں اُس نے اپنی زندگی کا انکشاف کیا اور اپنی مشن کو پُورا کیا۔ لوگوں نے سمجھا کہ اُس کو کوئی بخشش نہیں ملی، اُس کا کوئی تجربہ نہیں اور اُس کی کوئی امتیازی حیثیت نہیں۔ وُہ کوئی مُدبّر نہیں اور وُہ کوئی کہانت کا عُہدہ نہیں رکھتا۔ اُس کا کوئی مُرشد نہیں تھا۔ وُہ ایک ناتجربہ کار ناخواندہ نجّار تھا۔ لیکن وُہ دُنیا میں اپنے ملک اور زمانہ کا واحد شخص تھا جس کی رُوح مذہبی تعصّب، نسلی امتیاز اور مجلسی تاثرات سے بہت

بلند اور بالا تھی۔ وُہ اپنے خُود اختیارانہ طریق سے اپنی پوشیدہ زندگی کو منظرِ عام پر لایا۔ اُس کے خیالات، منصُوبے اور اعمال سب اُس کے اپنے تھے۔ وُہ اپنی مرضی سے آیا۔ کسی نے اُس کو مجبُور نہیں کیا اور نہ کسی نے مدعُو کیا اور نہ ہی کسی نے اُس کو اس کام کے لئے اُبھارا۔ اُس نے ہجُوم کے توہمات کے خلاف للکارا اور عالموں اور سردار کاہنوں کے حسد اور طرفداری کے خلاف چیلنج دیا۔ اُس نے ظالم اور سنگدل حکّام کی پرواہ نہ کی۔ وُہ ایک غیر معمُولی مقام پر کھڑا ہُوا۔ اُس کا زمانہ سخت بے دینی کا دَور تھا۔ اُس کی انسانی پارسائی اتنی ہی تھوڑی سمجھی گئی جتنی کہ اُس کی اُلوہیّت کو سمجھا گیا۔ اُس کے اصُولی فرائض انسانی ترتیب کے ساتھ تھے، جن میں ریاکاری نہ تھی۔ اُس کا مذہبی دستُورالعمل ملاحظہ ہو سکتا تھا لیکن لوگ اُس کو سمجھنے سے قاصر رہے ناپاک اور گنہگار انسانوں کے دلوں پر پردہ پڑا رہا۔ ایسے ماحول میں مسیح نے اپنے کام کو شرُوع کیا۔ اُس کی تعلیم نئی تھی اور لازمی طور پر یہُودیوں کے لئے اُس کی تعلیم نئی تھی - - - - - - - - - - وُہ دل کا فروتن، راست باز، بے عیب، سچّا اور خُدا اور انسان کو پیار کرنے والا تھا۔ یہی باتیں تھیں جن سے اُس کی انسانی اور الٰہی شان کا درجہ بڑھا۔ اُس کا اپنی بابت یہ خیال تھا کہ وُہ سب سے اعلےٰ و اکمل ہے۔ اُس کا یہ مُصمّم ارادہ تمام مخالف طاقتوں کے سامنے اٹل تھا۔ دُنیا کی کوئی مخالف طاقت اُس کے سامنے کھڑی نہ ہو سکی۔

بے مثل سیرت

ربنا المسیح کا ذاتی چال چلن بے عیب تھا وُہ دُوسروں کے گُناہ ظاہر کرتے وقت

خود بدگمانی سے دُور رہا۔ اُس کی اپنی ذات پاک میں کوئی داغ یا دھبہ نہ تھا۔ وہ ایسے وقت میں آیا جبکہ مسیح موعود کا انتظار بڑی سرگرمی سے کیا جا رہا تھا۔ وہ ایسے طریق سے نہیں آیا جو لوگوں کے اپنے عام طریق تھے۔ وہ ایک رُوحانی عالمگیر شخصیت کا مالک تھا جو دُنیوی بادشاہوں اور فاتحین کی طرح کثیر التعداد فوجیں لے کر نہیں آیا۔ اُس کے دل میں دُنیاوی طاقت اور شان و شوکت کا مطلقاً کوئی خیال نہ تھا۔ اُس نے ماسوائے سچائی کی تعلیم اور نمونہ پیش کرنے کے اور کوئی کام نہیں کیا۔ اگرچہ وہ تعلیم پاک ترین، سادہ اور اخلاقی تھی مگر پھر بھی اُس کی کوئی قدر نہ کی گئی۔ اُس کی سچائی ہمہ گیر تھی۔ اُس کی ملامت سختی اور ریاکاری کے خلاف تھی۔ اُس کی پاکیزہ تعلیم کاہنوں سے زیادہ اعلیٰ درجہ کی تھی جس میں ذمہ داری کا اعلان کیا گیا تھا۔ یہ باتیں تھیں جن کی زیادہ دیر تک برداشت نہ ہو سکی اور آخرکار مخالفوں کی جماعت پیدا ہو گئی جن کے دل تاریک تھے۔ اُنہوں نے پاگلوں اور وحشیوں کی طرح ہنگامہ برپا کر دیا اور اُس کو پکڑ لیا اور جنونی دُشمنوں کے حوالے کر دیا۔ اُس کو ۳۳ سال کی عمر میں سخت بیرحمی کی موت سے مار ڈالا گیا۔ مرتے دم تک وہ بغیر کسی کو تکلیف پہنچائے ثابت قدم رہا اور اپنے چال چلن اور اخلاقی شرافت اور عمدگی سے اپنے آخری فرمان کو پورا کیا اور ایذا دینے والوں کے لئے دُعا کی۔ جب وہ دُنیا میں تھا تو اُس نے عام لوگوں کی عقل کے مطابق بہت تھوڑا کام کیا۔ اُس نے اپنی خدمت کے تین سالوں میں جو کچھ کیا کھلم کھلا کیا۔ اُس نے پوشیدگی میں کچھ نہ کیا۔ وہ عین جوانی میں مرا۔ اُس نے اپنے کام کا خاکہ یا پروگرام بنا کر اپنے کام کا آغاز نہیں کیا۔ اور نہ ہی اپنے کام کے پھیلاؤ کے لئے کوئی وسیلہ

اختیار کیا۔ اُس نے اپنے مُلک کے فرقہ وارانہ لوگوں سے کسی قسم کی خط و کتابت کا سلسلہ شروع نہ کیا اور نہ ہی اُس نے دُوسرے مذاہب کے لوگوں سے راہ و ربط پیدا کیا کہ اُن کی مدد حاصل کرے۔ اُس نے نہ ہی کوئی فرقہ اپنے نام سے کھڑا کیا۔ اُس کو اتنا وقت نہ ملا کہ وہ اپنے کام کو چلائے یا ترتیب دے یا اُسے منظم کرے۔ اُس کی زندگی بہت تھوڑی تھی۔ وہ اپنے پیچھے اپنے سچے فرمان چھوڑ گیا۔ وہ ایک سطر بھی لکھ کر نہ دے گیا کہ جس کو لوگ پڑھتے۔ اُس کے اصُولوں میں ایک رُوحانی طاقت چھپی ہوئی تھی جو اُس کی زندگی سے ظاہر ہوتی تھی۔ اُس کی پاکیزہ زندگی کے علاوہ دُنیا میں اور کوئی مثال نہیں ملتی جو جوانی میں مشہور ہوا ہو اور جوانی میں مرا ہو اور ایک خالص رُوحانی اثر چھوڑ گیا ہو۔ اُس نے نہ ہی بازو کے زور سے اور نہ ہی دُنیا کی کسی اور طاقت کے بل بوتے پر اپنی دھاک بٹھائی بلکہ اُس نے محض اپنی زندگی کے اصُولوں سے ایک پُشت سے دُوسری پُشت تک ایک عجیب و غریب اثر پیدا کیا۔ دو ہزار سال گذرنے پر بھی وہ اثر اب تک ویسا ہی تازہ ہے۔ لاکھوں انسانوں کے دلوں پر وہ سچائی کا بادشاہ اپنی قُدرت سے حکومت کرتا ہے۔

دُنیا کی کسی اور تاریخ میں ایسی کوئی مثال نہیں ملتی جیسی خداوند یسُوع المسیح کی ہے۔ اپنے پیارے خداوند کی اُلوہیت کے قبول کرنے سے ہم اپنی تمام مشکلات حل کرتے ہیں جو کہ صرف اُس کی انسانی زندگی پر بھروسہ رکھنے سے ہم نہیں بنتا۔ کیونکہ صرف اُس کی انسانیت پر ایمان رکھنا کافی نہیں ہے انجیلی سچائیاں اور انسانی ذرائع مسیح کی اُلوہیت پر ایمان لانے میں مدد دیتے ہیں۔ اُس کی اُلوہیت کے بغیر محض اُس کی انسانیت انسان کو تقویت

نہیں دیتی عزت و توقیر کے لحاظ سے ہمارے خُداوند کی انسانیت عام لوگوں کو نظر آتی تھی۔ وُہ ایسا شخص تھا جو صرف پاکیزگی ہی کے ماحول میں رہتا تھا اور غم زدہ انسانوں کی تکلیفات اور آزمائشوں میں حلیمانہ تعلیم دیتا اور اُن کے دُکھ درد دُور کرتا تھا۔ اُس نے صرف کلام ہی کیا جو محبت، پاک، رحم و کرم سے بھرا ہُوا، غیر مشکوک اور خالص سچائی تھا۔ اُس نے جو کچھ کہا اور کیا اپنے الٰہی اختیار سے کیا۔ وُہ اپنے کام کلام اور نمونہ کو لوگوں کے انصاف پر چھوڑ گیا تاکہ وُہ خُود ہی فیصلہ کریں کہ وُہ کون ہے اور کہاں کا ہے اور اُس کا درجہ کیا ہے۔ یہ ناممکن تھا کہ وُہ جو اپنے چال چلن میں کامل تھا اور مُقدس، نیک اور بے گناہ تھا ایسے جھُوٹ کا مرتکب ہوتا اور ایسا دعوےٰ کرتا جو حقیقت پر مبنی نہ ہوتا۔ ایسی گُستاخی اور بے دینی اُس کی اخلاقی زندگی اور عقل و ادراک اور مذہبی نُقطۂ نگاہ کے سراسر خلاف تھی۔ اُس نے اپنی قوتوں پر صلیب کی خوفناک موت کو قبول کر کے اُس پر مُہرِ صداقت ثبت کر دی۔

یہ بھی ناممکن ہے کہ ایسی عجیب اور اعلےٰ فہم و فراست کا مالک کسی دماغی کمزوری میں مُبتلا تھا۔ اُس نے فرمایا کہ مَیں کُل جہان کی بادشاہی کے لئے پیدا ہُوا ہُوں۔ خُداوند یسُوع المسیح میں وُہ قوّتیں موجُود تھیں جو اُسے اعلےٰ مدارج کے حاصل کرنے کے لئے ممد تھیں۔ وُہ اپنے ظاہری مُعجزوں کے وسیلہ سے اپنے تمام دُشمنوں اور مخالفوں کو مغلوب بھی کر سکتا تھا۔ مُمکن تھا کہ ایسا شخص کُلی طور پر اپنی سلطنت قائم کرتا اور عوام کو اپنے قوانین بتاتا جن سے وُہ خُوشی حاصل کرتے لیکن اس کے برعکس وُہ سچائی کا بادشاہ ایک دُوسرا راستہ اختیار کرتا ہے۔

وُہ اپنی بادشاہت کی بُنیاد لوگوں کی رضا و رغبت کے خلاف قائم

کرنا چاہتا تھا۔ اُس کو آدمیوں کا ڈر مطلق نہ تھا۔ اُس کو اپنی اعلیٰ شخصیت اور پاکیزگی اور دعوےٰ پر پُورا یقین تھا۔ بنی نوع انسان میں اُس کا کوئی ثانی نہ ہُوا ہے اور نہ ہوگا۔ لیکن شریعت کے جنُونی دُشمنوں نے اپنی سخت دلی اور دشمنی کے باعث اُس کو پکڑا حالانکہ وُہ اعجازی قوّتوں سے اُن کا بھلا کیا کرتا تھا۔ ایسا قدم اگرچہ اُس کے قریبی مُریدوں کو گھبرا دینے والا معاملہ تھا تاہم اُس نے اپنے آپ کو بُلند کیا۔ اور اپنے تخت پر بیٹھا جہاں وُہ اب تک بیٹھا ہے اور یُوں اُس نے زیادہ سے زیادہ اختیار حاصل کیا جو صرف شرعی قوانین سے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

مقامِ مسیح

نیز ان پیشین گوئیوں سے کہیں زیادہ جو اُس کے حق میں برسوں پیشتر مختلف انبیا نے مختلف زمانوں میں کی تھیں مسیح کو ایسا مقام اور عزت حاصل ہُوئی جو کسی اور شخص کو قیامت تک ملنی ناممکن اور محال ہے۔ کوئی شخص ایسا دعوےٰ نہیں کر سکا کہ مَیں صرف اپنی ہی مرضی اور ارادے اور طاقت سے اپنے لئے بادشاہت قائم کر سکتا ہُوں۔ اگر کوئی مُدبّر عام طور پر یہ چاہے کہ وُہ اپنے ساتھیوں پر غلبہ حاصل کرے تو اُس کو طویل عمر چاہیئے جس میں وُہ اپنے ارادے میں کامیاب ہو سکے۔ اگر دُنیا کے دیگر رہبر یا ہادی یہ قیاس کریں کہ وُہ دُنیا میں اپنی طاقت اور مرضی اور ارادے سے اپنے کام کو ترتیب دے کر اپنا نام پیدا کر سکتے ہیں اور اپنے اعلےٰ اختیار سے ایسی بڑی بڑی تدبیریں اور تجویزیں بتائیں جن سے سب لوگ اُن کے زیر ہو جائیں تو مُمکن ہے کہ وُہ ایسا کر بھی سکیں اور کامیاب بھی ہو جائیں مگر مسیح کا معاملہ تو اُن سب کے برعکس ہے۔ وُہ دُنیا میں اکیلا ہے، وُہ دُنیا کی نظر میں بے یار و مددگار ہے، وُہ مُفلس و لاچار ہے،

اُس کے خاندان کی کوئی مشہوری نہیں، اُس کے قصبہ اور گاؤں کو کوئی شہرت نہیں۔ وُہ اپنی آسمانی شان وشوکت اور جاہ وجلال کو چھوڑ دیتا ہے اور اپنے آسمانی اختیار اور حکومت کو بالائے طاق رکھ کر دُنیا میں ایک غریب انسان کی طرح زندگی بسر کرتا ہے جس کے لئے سر دھرنے کو بھی دُنیا میں کوئی جگہ نہ تھی۔ محض انسان ہو کر وُہ انسانوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا اور نہ ہی وُہ اپنے دُشمنوں اور مخالفوں کو مغلوب کر سکتا تھا۔ مگر یہ سب کچھ اُس نے اپنی اُلوہیّت کے بل بوتے پر کیا کیونکہ وُہ خُدا تھا، وُہ خُدا ہی سے آیا تھا اور پھر خُدا ہی کے پاس واپس چلا گیا۔ وُہ اُوپر کا تھا اور دُنیا میں کام کر کے وُہ اُوپر ہی کو گیا۔ اُس نے دُنیا میں شاہی طریق سے اپنا کام شرُوع نہیں کیا تھا بلکہ اُس نے نہایت سادگی اور صفائی سے عوام کو اپنی بادشاہت کی خبر دی تھی۔ اُس نے اپنی نئی بادشاہت قائم کرنے کے لئے کوئی محنت مشقّت نہیں اُٹھائی بلکہ اپنا قیمتی خُون بہا کر اپنی بادشاہت کی بُنیاد ڈالی اور اپنے جسم کا بیج بو کر آسمانی بادشاہت کا پھل پیدا کیا۔ اس میں اُس کی ترقّی کا راز پنہاں ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ مسیح نے کبھی بھی اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے ایک مُوجد یا ایک قانُون ساز یا سوسائٹی کا ایک اعلےٰ رُکن یا مُنصف بنا کر پیش نہیں کیا۔ لیکن یہ سچ ہے کہ اُس کے جی اُٹھنے کے بعد لوگوں نے یہ جان لیا اور مان لیا کہ وُہ ایک الٰہی سوسائٹی کا رُکن اور آسمانی بادشاہت کا بانی تھا اور اُس کی سچّائی کُل عالم پر چھا چکی ہے اور اُس کی بادشاہت کے اثرات اب تک دُنیا میں جاری ہیں۔ یہ اُس کی اُلوہیّت کا ثبُوت ہے۔ اُس کی ساری کامیابی کا دار و مدار اُس کی اُلوہیّت پر تھا۔ اُس نے سب کچھ اپنی الٰہی قوّت سے حاصل

کیا۔ اُس نے صاف اور سادہ طریق سے لوگوں کو اپنے ارادے سے مطلع کیا تا کہ وُہ اُس کی تعلیم کی قدر و منزلت کریں اور اُس کے الٰہی بھیدوں اور آسمانی قوانین کو معلوم کریں۔

ربّنا المسیح نے ایک اور پہلو بھی اختیار کیا یعنی یہ کہ اُس کے پیرو نہ صرف پُوری فرماں برداری اور تابعداری کا اظہار کریں بلکہ وُہ پُوری سرگرمی اور جوش سے الٰہی عبادت اور مذہبی رسُوم میں حصّہ بھی لیں۔ اس لئے لوگوں کو ایک خاص شرط بتائی گئی اور اُنہیں یقین دلا دیا کہ وُہ دُوسروں سے عزّت اور بزرگی میں بڑھ چڑھ کر ہیں۔ وُہ دُوسروں کے ہاتھوں کی طرف نہیں تکتا۔ اور وُہ دُوسروں کی بخشش، شان وشوکت، دولت، تعریف اور حکومت کی چنداں پرواہ نہیں کرتا۔ اگرچہ وُہ ایک بُزرگ تھا تاہم اُس نے اپنے آپ کو لوگوں کی خیر خواہی، نیکی اور بھلائی کے لئے مخصُوص کر دیا۔ اُس نے اُن پر ظاہر کر دیا کہ وُہ اُن کی خاطر کس قدر محنت اور مُشقّت کی زندگی بسر کر رہا ہے۔ اُس نے اپنے آپ کو طاقت ور آدمیوں کے حسد، کینہ اور بُغض کی آگ میں ڈال دیا۔ لوگوں نے اُس کو کچھ کا دیکھا اگرچہ اُن کو یقین تھا کہ وُہ پتّھر سے روٹیاں بنا سکتا ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی دیکھا کہ کس طرح اُس کے دعوے کی بے قدری کی جا رہی ہے اگرچہ اُن کو یہ بھی یقین تھا کہ کس طرح وُہ ایک ہی لمحہ میں دُنیا کی کُل بادشاہت کا اختیار اور شان وشوکت کو حاصل کر سکتا ہے۔ اُنہوں نے اُس کی زندگی خطرے میں دیکھی۔ آخر کار اُنہوں نے یہ بھی دیکھا کہ اُس نے کس قدر تکلیف اور مُصیبت میں اپنا دم توڑا۔ وُہ جانتے تھے کہ اُس نے یہ سب کچھ اپنی مرضی سے کیا تھا۔ اگر وُہ چاہتا تو کوئی خطرہ اُس تک نہیں آ سکتا تھا

اور اُس کو کوئی شخص تکلیف اور اذیّت نہیں دے سکتا تھا۔ اگر وُہ ہیکل کے کنگرے سے اپنے آپ کو گرا دیتا تو فرشتے اُس کو اپنے ہاتھوں پر اُٹھا لیتے۔ اُس کے دُکھوں کو یقیناً اور مُعجزوں کو دیکھنے سے اور اُس کی بے ریا مُحبّت کا مشاہدہ کرنے سے لوگ اُس کی سچّائی کے قائل ہو گئے اور اُن کے دل چھد گئے۔ اُس نے لوگوں کی کمزوریوں پر ترس کھا کر اپنی معجزانہ اور حیرت انگیز قوّت سے اُنہیں نُورِ صداقت کا جلوہ دکھایا اور اپنا مُرید بنا لیا۔

جب عوام نے اُس کے اقوال پر دھیان دیا اور اُس کی عملی زندگی اور تعلیم میں مطابقت دیکھی کہ کس طرح وُہ دُوسروں کے لئے خود انکاری کی زندگی بسر کرتا تھا اور وُہ کس طرح نمُونہ دے کر دُوسروں کا رہبر اور ہادی بنا تو اُس کے اقوال اور افعال اور نمُونہ کے وسیلے اُن کی زندگیاں تبدیل ہو گئیں اور وُہ خُوشی، مُحبّت، جوش، سرگرمی اور خود انکاری کی زندگی سے معمُور ہو گئے۔ اُنہوں نے اُسے پاک اور بے عیب سمجھ کر قبول کیا۔ اس طریق سے خُداوند یسُوع المسیح نے الٰہی مرضی اور الٰہی ارادے اور الٰہی قوّت سے ایک لازوال اور عالمگیر رُوحانی سلطنت قائم کی۔ دُنیا اور دُنیا کی کسی تاریخ میں ایسی نظیر نہیں ملتی۔ وُہ خُدا تھا۔ وُہ اُلوہیّت سے معمُور تھا۔ اُس نے اپنی اعجازی قُوّت اور قُدرت سے اپنے کاموں کو ترتیب دیا۔ وُہ ہر قسم کے تعصّب پر غالب آیا۔ وُہ شرع کے عُلما اور مذہبی پیشواؤں، قدیم قوانین، بُت پرستی، بدعت اور باطل عقائد اور اپنے دَور کے رُومی حُکّام کی دانائی اور اختیار پر غالب آیا۔ اُس کا بے نظیر اور مُعجزانہ چال چلن کامل تھا۔ اُس نے کبھی کامیابی کا مُنہ نہیں دیکھا تھا۔ وُہ ہر طرح کی نیکی، پارسائی، پرہیزگاری اور خُوبی کا مالک تھا۔ اُس کے اخلاق میں نرمی، شیرینی، ہمدردی، سخاوت،

لطافت اور بُردباری پائی جاتی تھی۔ وُہ تمام عمر عوام کی بھلائی کرتا پھرا، اور اُن کے رُوحانی اور جسمانی دُکھ دُور کرتا اور اُنہیں ہر طرح کی بیماری سے آرام دیتا پھرا۔ وُہ اپنی برکتوں کو چاروں طرف نازل کرتا تھا۔ اُس نے اُن کی کمزوریوں کو دُور کیا اور اُن کی غلطیوں کو دُرست کیا۔ اُس نے تعصّب کے بدلے خُدا ترسی، زُہد اور تقوٰی کی تعلیم دی اور انصاف، صُلح، ہمدردی، رضامندی اور نیکی کو پھیلایا۔ اُس نے اپنی خدمت کے قلیل عرصہ میں بہُت ہی زیادہ ہمدردی اور مُحبّت کا مظاہرہ کیا۔ وُہ اپنی تمام تکلیفوں، مُصیبتوں اور آزمائشوں میں بھی جو بار بار اُس پر آتی رہیں صابر اور بُردبار ثابت ہُوا اور اپنے کسی قول یا فعل میں لغزش نہیں کھائی۔ وُہ اپنی بے عزّتی کی حالت میں بھی حلیم، صابر، فروتن، تابعدار اور مطمئن رہا۔ وُہ اپنے صلیبی دُکھوں اور اذیّتوں میں متحیّر نہ دلیری سے ثابت قدم رہا۔ اُس نے خُدا کے حضُور اپنے دُشمنوں کے لئے معافی کی درخواست کی اور کہا کہ "اے باپ اُن کو معاف کر کیونکہ یہ نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں۔" اُس کی پاکدامنی اور دانائی کی تعلیم پاک اور بُلند قسم کی تھی جو کبھی کسی نے کسی کو پیش نہیں کی۔ وُہ کامل اخلاق کی مخلصانہ صلاح دیتا رہا۔ اس کی نصیحتوں میں دانائی پائی جاتی تھی، اور اُس کی تعلیم صاف و صریح اور مؤثّر تھی۔ اُس کی تمثیلات عبرت، حکمت اور رموز سے معمُور تھیں۔ وُہ دغابازوں، عیّاروں اور مکّاروں کے سوالات کے جوابات، دانائی، عقلمندی، ہوشیاری اور دلجمعی سے دیتا تھا۔ وُہ اُن کی تمام عیّاری، مکّاری اور دغابازی کو ناکامیاب بنا دیتا تھا اور اُس دامِ فریب سے جو وُہ اُس کے لئے بچھاتے تھے بچ نکلتا تھا۔ اُس کے چال چلن کی بے نظیر کاملیّت، اُس کی عجیب قُوّت دانائی اور علم

تس میں بھی موجود تھی۔ وہ حلیم اور فروتن رہا مگر کمزوری نہیں دکھائی۔ اُس نے رحم دلی اور ہمدردی کو ترک نہ کیا۔ اُس نے اپنے آپ کو بے عزتی کے لئے برّہ کی مانند پیش کیا، تاہم سچائی کے لئے شیر کی مانند دلیر رہا۔ اُس کی خدمت اور فرائض کے دوران میں جو کچھ اُس کو پیش آیا اُس نے سب خندہ پیشانی سے قبول کیا اور سب باتوں کی برداشت کی۔ اُس کا چال چلن پاک اور بے عیب تھا۔ وُہ خُدا کے سامنے کُل بنی نوعِ انسان سے زیادہ جلال اور عزت میں سبقت لے گیا۔ ان دو ہزار سالوں میں اُس کی سچائیوں سے یا اُس کی الٰہی زندگی سے کوئی ذرّہ بھر بھی زیادہ نہ بڑھ سکا اور نہ بڑھے گا۔ اُس نے تمام تسلسل کو الگ کر دیا اور اپنی الٰہی شخصیت کو لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ اب تک اُس کی ذات پاک ہر زمانہ میں یکساں اور ہر ایماندار کے نزدیک ہے۔ یہ مانی ہوئی بات ہے کہ یسُوع جس کا عہدہ مسیح ہے عالمگیر ممسُوح بادشاہ ہے۔ دو ہزار سال ہُوئے کہ نجات اُسی کے وسیلے سے دُنیا میں آئی۔ متعدد لوگوں نے اُس کی تعلیم پر اعتراضات کئے لیکن اُس کی تعلیم ہزاروں لاکھوں کروڑوں مُقدسوں اور مشنریوں کے لئے نُور اور الہام ثابت ہُوئی۔ اُس کی تعلیم نے انسانیت کو اعلےٰ مقام تک پہنچا دیا۔ یہ باتیں کبھی ممکن نہیں ہو سکتی تھیں اگر مسیحی مبشرین کی زندگیوں میں پاکیزگی، محبت اور قربانی وغیرہ کے جوہر نہ ہوتے۔ اب یہ تسلیم شُدہ حقیقت ہے کہ دُنیا کے لوگوں کی عبادت، خدمت اور جان نثاری کا چشمہ مسیح ہے۔ سچائی کے ان پروانوں کے لئے خُداوند المسیح اپنے زمانہ کا محض ایک وقتی انسان ہی نہ تھا بلکہ وُہ ایک عالمگیر انسان تھا۔ وُہ اُن سب سے زیادہ زندگی رکھتا تھا اور وُہ اُس کے ساتھ تعلق پیدا کر کے ایک ہو گئے تھے۔ اُنہوں نے محسُوس کیا اور گواہی دی کہ مسیح محض انسان نہیں تھا۔ کوئی شخص

اُن کے ساتھ ایسا تعلق نہیں رکھ سکتا تھا جیسا کہ مسیح رکھ سکتا تھا۔ اس لئے وُہ سب مل کر ایک آواز ہو کر یہ کہتے تھے کہ مسیح خُدا کے ساتھ ایک ہے اور جو خُدا کے ساتھ ایک ہے وُہ خُود خُدا ہے۔ خُداوند المسیح تو جلال کا بادشاہ اور خُداوندوں کا خُدا ہے۔ وُہ آسمانی مسافر تھا جو زمین پر غریب الوطن اور پردیسی رہا۔ اُس کے لئے سر دھرنے کی بھی جگہ نہ تھی۔ اُس کی تعلیم کا اثر انسانوں کی زندگیوں سے ظاہر ہُوا۔ اُس کی تعلیم کا اثر اُن چند مردوں اور عورتوں کی زندگیوں میں نظر آتا ہے جو خُداوند یسُوع المسیح کے ساتھ رہے تھے۔ اُن کی زندگی مسیح کے ساتھ وابستہ تھی۔ اگر موسیٰ بقراط و سقراط افلاطون جالینوس اور کنفیوشس اور زمانہ ماضی کا ہر ایک نیک شخص ایک شخصیت میں جمع کئے جاتے تو بھی وُہ ربّنا المسیح کے مقام تک نہ پہنچ سکتے۔

لوُلی ابتدائی مسیحیوں نے جو نہ صرف غیر اقوام میں سے مسیحی ہُوئے تھے بلکہ یہُودیوں میں سے بھی تھے خُداوند یسُوع مسیح کی الوہیت کو تسلیم کیا۔ پس چُونکہ ہم مسیحی ہیں اور پاک نوشتوں سے کما حقہٗ طور پر واقف ہیں لہٰذا جو کچھ لکھا جا چُکا ہے وُہ ہمارے ایمان کی مضبُوطی اور دل کی تسلّی کے لئے تھا تاکہ ہم معلوم کر سکیں کہ ہم نے مسیحی مذہب قبول کرنے میں غلطی نہیں کی۔ نجات کا دروازہ خُداوند یسُوع المسیح ہی ہے۔ اس نجات کو حاصل کرنے کے لئے دُنیا میں انسان ہر قسم کی کوشش میں مصرُوف ہیں اور اپنے اپنے خیالات کے مطابق مختلف راستوں اور طریقوں کو ایجاد کرتے ہیں، مگر انسان کی سب کوششیں بے سُود ہیں۔

المسیح کی فوقیت وُہ تمام پیغمبروں، رسُولوں، نبیوں، مُرسلوں، ولیوں

قطبوں، پیروں، ابدالوں اور اوتاروں پر فوقیت رکھتا ہے کیونکہ وہ :- (۱)
کلمۃ اللہ ہے۔ ملاحظہ ہو یوحنا ۱ : ۱ - ۲ و ۱۴، ۱ یوحنا ۱ : ۲، مکاشفہ ۱۹ :
۱۳ - ہوسیع ۱۴ : ۲ -

(۲) المسیح خالق ہے۔ یوحنا ۱ : ۳، کلسیوں ۱ : ۱۶ - ۱۷، واعظ ۱۲ : ۱ -
یسعیاہ ۴۰ : ۲۸ و ۴۳ : ۱۵، رومیوں ۱ : ۲۵، عبرانیوں ۱ : ۲ - ۱ پطرس
۴ : ۱۹ -

(۳) المسیح مظہر اللہ ہے۔ یوحنا ۱ : ۱۸ و ۱۴ : ۹ - ۱۱ - عبرانیوں ۱ : ۳ -

(۴) المسیح آدمِ ثانی ہے جو بغیر باپ کے پیدا ہوا ہے۔ متی ۱ : ۱۸ -
۲۱ - یسعیاہ ۷ : ۱۴ - لوقا ۱ : ۳۰ - ۳۳ - یسعیاہ ۱ : ۳۴ - ۳۵ -

(۵) المسیح ابتدا ہی سے اپنے ازلی وجود میں قولاً فعلاً گناہ و خطا
سے بالکل پاک اور بے عیب تھا اور ہر طریق سے اکمل تھا۔
ملاحظہ ہو احبار ۱۱ : ۴۴ - ۴۵ - یسعیاہ ۱۲ : ۶ - زبور ۹۹ : ۳ - یوحنا ۱۷
: ۱۱ - یسعیاہ ۶ : ۲ - ۳ - مکاشفہ ۴ : ۸ - اعمال ۲ : ۳۰ - یسعیاہ ۶۳ : ۱۰
یسعیاہ ۵۲ : ۱۰ - استثنا ابواب ۲۱ و ۲۶ و ۴ : ۹ - امثال ۱۱ : ۱ - متی
۵ : ۸ - رومیوں ۶ : ۱۲ - ۱۳ - امثال ۱۵ : ۲۶ - ۱ تمیتھیس ۲ : ۸ - اعمال
۱ : ۵ - ۱۱ وغیرہ وغیرہ۔

(۶) المسیح حیّ القیّوم ہے۔ دانی ایل ۱۲ : ۷ -

(۷) المسیح کل ملائک اور بنی نوعِ انسان کا معبود ہے۔ فلپیوں
۲ : ۹ - ۱۱ - عبرانیوں ۱ : ۶ - زبور ۷۲ : ۱۳، ۸۶ : ۸، ۹۶ : ۴ - ۵ - ۱ تواریخ
۱۶ : ۲۵، ۲ تواریخ ۲ : ۵ +

(۸) المسیح خدا کی رحمت ہے یوحنا ۳ : ۱۶، ۱ سلاطین ۸ : ۲۳ -

۱ - تواریخ ۱۶ : ۳۴ و زبور ۱۰۶ : ۱ و ۱۰۷ : ۱ و ۱۱۸ : ۱ و ۱۳۶ پورا -

(۹) المسیح ذبیح اللہ ہے یسعیاہ ۵۳ باب - لوقا ۱۸ : ۳۱ - ۳۳
مرقس ۱ : ۴۵ - اعمال ۱۳ باب - مکاشفہ ۱۳ : ۸ -

(۱۰) المسیح عالمِ ارواح میں خوشخبری دینے کے لئے گیا۔
۱ پطرس ۳ : ۱۸ - ۱۹ - ۱ پطرس ۳ : ۲۰ - ۲۱ و ۴ : ۶ +

(۱۱) المسیح مُردوں میں سے جی اُٹھا تاکہ قیامت کا نشان
اور عملی ثبوت پیش کرے۔ مکاشفہ ۱ : ۱۷ - ۱ کرنتھیوں ۱۵ باب -
زبور ۱۶ : ۱۰ - اعمال ۲ : ۲۵ - ۳۱ و ۱۳ : ۳۴ - ۳۷ - یسعیاہ ۲۶ : ۱۹ -
یسعیاہ ۵۳ : ۱۰ - متی ۱۶ : ۲۱ و ۱۷ : ۹ و ۲۰ : ۱۸ - ۱۹ و ۲۶ : ۳۲ -
یوحنا ۲ : ۱۸ - ۱۹ و ۲۰ : ۲۲ - پیدائش ۲۲ : ۱۳ - عبرانیوں ۱۱ : ۱۹ -
احبار ۱۶ : ۱۵ - ۲۶ و ۱۶ : ۲۷ - ۳۴ - یوناہ ۲ : ۱۰ - متی ۱۲ : ۴۰ - متی
۲۸ : ۵ - ۷، اعمال ۲ : ۳۲ و ۳ : ۱۵ و ۴ : ۳۳ و ۲۸ : ۱۱ - ۱۵ - ۱ فسیوں
۱ : ۴ و ۱ : ۲۰ - یوحنا ۱ - ۱ : ۱۸ - ۱ پطرس ۳ : ۱۸ - رومیوں ۴ : ۲۵ - ۱ پطرس
۱ : ۸ - متی ۱۸ : ۲۰ - ۱ فسیوں ۱ : ۱۹ - ۲۳ - کلسیوں ۲ : ۱۵ - افسیوں ۴ : ۸ -
۱۰ - متی ۲۷ : ۵۲ - ۵۳ وغیرہ وغیرہ۔

(۱۲) المسیح ہی واحد شافع، برزخ، وسیلہ، درمیانی اور نجات
دہندہ ہے۔ ملاحظہ ہو۔ یوحنا ۱۷ باب - عبرانیوں ۷ : ۲۵ - ۱ تیمتھیس ۲ :
۸ - یوحنا ۴ : ۶ - یوحنا ۳ : ۱۶ و ۶ : ۳۷ - ۲ کرنتھیوں ۵ : ۱۷ - ۱ پطرس
۱ : ۱۸ - ۱۹، ۱ پطرس ۲ : ۲۴ - زبور ۲۹ : ۲ - رومیوں ۵ : ۸ - زبور ۱۰۳ : ۲ -
۳ - رومیوں ۳ : ۹ - ۱۲ وغیرہ۔

(۱۳) المسیح ہی واحد زندگی بخشنے والا ہے۔ یوحنا ۶ باب - ۱ کرنتھیوں
۱۱ باب

(۱۴) المسیح ہی قیامت کے روز مُردوں کو زندہ کریگا خواہ وُہ دفن ہونے والے ہوں یا دفن ہونے کے لئے لے جائے جا رہے ہوں، یا دفن ہو چکے ہوئے ہوں۔ اس کا ثبوت خداوند نے اپنی زندگی میں چار طرح سے دیا۔ اوّل جائرس کی بیٹی کو جلایا۔ دوم نائین کی بیوہ کے لڑکے اور مریم اور مارتھا کے بھائی لعذر کو جلایا اور خود مر کر جی اُٹھا۔ (ملاحظہ ہو یُوحنا ۵ باب۔ مرقس ۵: ۴۱۔ لُوقا ۷: ۱۲۔ یُوحنا ۱۱: ۲۱۔ ۳۴ و ۱۱: ۳۵۔ ۴۴۔ ۱ کرنتھیوں ۱۵ باب)۔

(۱۵) المسیح ہی مُنصف بن کر سارے جہان کی عدالت کرے گا۔ (ملاحظہ ہو متّی ۲۴: ۲۹۔ ۳۱۔ یُوحنا ۵: ۲۲۔ ۲۴۔ متّی ۲۵: ۳۱۔ ۴۶۔ ۲ کرنتھیوں ۵: ۱۰۔ متّی ۲۷: ۴۶۔ ۱ سموایل ۱۶: ۶۔ عزرا ۲۲: ۱۹۔ ۲۲۔ یرمیاہ ۳۰: ۴۔ ۸۔ دانی ایل ۱۲: ۱۔ متّی ۲۵: ۲۷۔ ۴۸۔ یوایل ۳: ۱۔ ۳ و ۲: ۳ و ۳: ۱۲۔ ۱۴۔ متّی ۱۹: ۲۸۔ مکاشفہ ۱۲: ۵ و ۱۹: ۱۵۔ یسعیاہ ۲۶: ۹ مکاشفہ ۲۰: ۱۱، یسعیاہ ۵۳: ۶۔ عبرانیوں ۱۲: ۶۔ ۱۱۔ ۱ کرنتھیوں ۱۱: ۳۱۔ ۳۲۔ ۲ کرنتھیوں ۵: ۱۰۔ مکاشفہ ۱۳: ۷۔ دانی ایل ۷: ۲۱۔ ۲۶۔ زکریاہ ۱۴: ۹۔ مکاشفہ ۲۰: ۴ و ۲: ۲۶۔ ۲۷۔ ۱ کرنتھیوں ۶: ۲۔ مکاشفہ ۲۰: ۹۔ رُومیوں ۲: ۱۶، اعمال ۱۷: ۳۱۔ ۱ کرنتھیوں ۳: ۱۱۔ ۱۵۔ ۲ تیمتھیس ۴: ۸۔ ۱ یُوحنا ۲: ۲۸، ۱ پطرس ۵: ۲۔ ۴۔ مکاشفہ ۲۲: ۱۲۔ زکریاہ ۱۴: ۱۔ ۳۔ متّی ۲۴: ۲۱۔ ۲۲، مکاشفہ ۱۵: ۱ و ۶: ۹۔ ۱۱ و ۱۳: ۱۶۔ ۱۷۔ یہوداہ آیت ۱۴ او ۱۵۔ مکاشفہ ۲۰: ۷۔ ۱۱)

(۱۶) المسیح قادرِ مُطلق ہے وُہ قُدرتِ کاملہ کا مالک اور سرب شکتی مان ہے۔ (ملاحظہ ہو دانی ایل ۴: ۳۵۔ زبُور ۱۰۳: ۲۰۔ لُوقا ۱۱:

۲۰-۲۲-۲ پطرس ۲: ۴۔ مکاشفہ ۲۰: ۲۔ ۳ و ۱۰، استثنا ۳۲: ۳۹۔ یسعیاہ ۴۴: ۲۱، ۲ تواریخ ۲۰: ۶۔ متّی ۱۹: ۲۶۔ زبُور ۱۳۵: ۶۔ ۷۔ یرمیاہ ۳۲: ۱۷، کُلسیوں ۱: ۱۶۔ ۱۷۔ رُومیوں ۱: ۲۰۔ پیدائش ۱: ۱۔ زبُور ۱۰۶: ۷۔ ۸ نحمیاہ ۱: ۱۰۔ افسیوں ۱: ۱۹۔ ۲۱۔ کُلسیوں ۱: ۱۷۔ رُومیوں ۱: ۱۶۔ گلتیوں ۵: ۲۲۔ ۲۳۔ متّی ۲۴: ۳۰۔ ۱ تھسلنیکیوں ۴: ۱۷۔ فلپیوں ۳: ۲۱۔ متّی ۲۲: ۲۹۔ یُوحنا ۶: ۳۹۔ ۴۰۔ یرمیاہ ۱۶: ۱۴۔ ۱۵۔ حزقی ایل ۳۷: ۲۱۔ ۲۲۔ یسعیاہ ۶۵: ۱۷۔ ۲۵۔ مکاشفہ ۱۹: ۶)۔

(۱۷) المسیح حاضرِ کُل اور ناظرِ کُل ہے۔ یسعیاہ ۵۷: ۱۵۔ ۱ سلاطین ۸: ۲۷۔ یرمیاہ ۲۳: ۲۳۔ ۲۴۔ پیدائش ۱۶: ۱۳ و ۲۸: ۱۶۔ ۱۷۔ دانی ایل ۸: ۲۔ متّی ۱۷: ۵، مکاشفہ ۱: ۹۔ ۱۳۔ اعمال ۱۰: ۳۰۔ ۳۱۔ متّی ۱۸: ۲۰۔ زبُور ۱۳۹: ۷۔ ۱۲۔ اعمال ۱۷: ۲۷۔ ۲۸، ایُّوب ۱۱: ۶ و ۲: ۱۔ متّی ۴: ۱۔ مرقس ۵: ۷۔ مکاشفہ ۱۴: ۹۔ ۱۱۔ پیدائش ۳: ۸۔ یُوناہ ۲: ۱ و ۲: ۷۔ زبُور ۱۱۸: ۵۔ دانی ایل ۳: ۲۵۔ ۲ کرنتھیوں ۴: ۹۔ یسعیاہ ۴۱: ۱۷۔ یُوحنا ۲۱: ۱۲۔ متّی ۲۸: ۲۰۔ ۲ تیمتھیس ۴: ۱۶۔ ۱۷۔ یسعیاہ ۵۷: ۱۵۔

(۱۸) المسیح قدیمُ الایّام ہے۔ دانی ایل ۷: ۹ و ۱۳ و ۲۲۔

(۱۹) المسیح عالمِ کُل و عقلِ کُل کا مالک اور عالمُ الغیب ہے۔ اعمال ۵: ۱۸۔ ایُّوب ۲۶: ۶۔ امثال ۱۵: ۱۱۔ عبرانیوں ۴: ۱۳۔ زبُور ۱۳۹: ۱۔ ۲۔ یسعیاہ ۴۶: ۹۔ ۱۰ و ۴۸: ۳۔ ۵، ۱ کرنتھیوں ۴: ۵۔

(۲۰) المسیح لاتبدّل ہے اور ہمیشہ یکساں ہے۔ استثنا ۳۲: ۴۰۔ زبُور ۹۰: ۱۔ ۲۔ یرمیاہ ۱۰: ۱۰۔ یسعیاہ ۲۶: ۴۔ زبُور ۳۳: ۱۱ و ۱۰۰: ۵ و ۱۰۴: ۳۱۔ یرمیاہ ۳۱: ۳۔ عبرانی ۱: ۱۰۔ ۱۲ و ۱۳: ۸۔

یعقوب ۱:۱۷- خروج ۲: ۱۴-۱۵- گنتی ۲۴ : ۲۱ و ۲۳ : ۱۹- یسعیاہ ۴۴: ۱۴ لوقا ۲۲ : ۳۲- متی ۱۷ : ۲۷- یوحنا ۲۱ : ۱۵-۱۷، اعمال ۲ : ۲۳ عبرانیوں ۷ : ۲۵- متی ۲۶ : ۳۳- رومیوں ۱۵ : ۵- یہوداہ آیت ۲۴، اعمال ۲ : ۳۸- ۳۹- متی ۲۸ : ۲۰-

المسیح عجیب شخصیت ہے-

انسان کو ایک ایسی ہی شخصیت کی ضرورت تھی جو ہماری شخصیت سے کما حقہٗ طور پر واقف ہو اور اُس کی اپنی شخصیت ہر داغ اور دھبہ سے مبرّا ہو۔ چنانچہ ہمارے تجربہ، علم اور مشاہدہ سے ثابت ہوتا ہے کہ خداوند یسوع المسیح کی شخصیت ایک ایسی اکمل شخصیت ہے جس کی ہر انسان کو ضرورت ہے اور یہی اُس کی بڑی خوبی اور فضیلت تھی کہ باوجود انسان بننے کے وُہ گناہ سے پاک رہا۔ اس لئے وُہ اس قابل تھا کہ دیگر گنہگاروں کو بچا کر خدا تک پہنچائے۔ بعض لوگوں نے تو اُس کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہُوئے یہاں تک کہہ دیا کہ دُنیا میں ایسی کوئی شخصیت نہیں ہو سکتی اور اگر ہو سکتی ہے تو وُہ تخیّل کی دُنیا ہی میں پائی جاتی ہے۔ اگرچہ بعض لوگ اُس کو نہیں جانتے تاہم اُس کی پاکیزہ، اعلےٰ اور بے داغ شخصیت کے قائل ہیں۔ اُس کی خبر توریت میں دی گئی تھی۔ (ملاحظہ ہو پیدائش ۳ : ۱۵ و ۲۶ : ۴ و ۲۸ : ۱۴)۔ اُس کا ذکر زبور میں پایا جاتا ہے (زبور ۸۹ : ۳۵-۳۹) اُس کا بیان انبیا نے کیا (یسعیاہ ۷ : ۱۴ و ۹ : ۶- یرمیاہ ۲۳ : ۵-۶- میکاہ ۵ : ۲) اُس کا ثبوت نئے عہد نامہ سے ملتا ہے۔ (متی ۱ : ۱-۱۶- متی ۱۳ : ۳۷-۳۸ و ۳۹-۴۱ و ۱۶ : ۱۳ و ۱۷ : ۹ و ۱ : ۲۱ و ۴ : ۲- متی ۸ : ۲۴- مرقس ۲ : ۶ و ۱۰ : ۴۷ و ۱۳ : ۳۴- لوقا ۳ : ۲۳-۳۸- لوقا ۲ : ۱۶ و ۲ : ۴۲ و ۲ : ۵۲ و

۱۹ : ۴۱ و ۲۲ : ۴۳- یوحنا ۱ : ۱۴ و ۳ : ۲- یوحنا ۲ : ۲۴ و ۶ : ۶-۷ و ۱۱ : ۳۳- اعمال ۱۷ : ۳۱- گلتیوں ۴ : ۴- فلپیوں ۲ : ۷-

اُس کی پاک شخصیت کا تذکرہ کیا گیا۔ (ملاحظہ ہو۔ یوحنا ۸ : ۴۶ و ۱۸ : ۳۸- عبرانیوں ۴ : ۱۵ و ۷ : ۲۶- ۱-پطرس ۲ : ۲۲- ۱-یوحنا ۳ : ۵-

المسیح کی خصوصیتیں

علاوہ ازیں اُس کی شخصیت میں خاص خاص خصوصیتیں پائی جاتی ہیں۔ وُہ میرے کاموں کو جانتا ہے (مرقس ۶ : ۳) وُہ میری تکلیفوں کو سمجھ سکتا ہے (لوقا ۲ : ۱۱) وُہ میری کمزوری سے واقف ہے (عبرانیوں ۴ : ۱۵)۔ وُہ میری ضرورتوں سے آگاہ ہے (یوحنا ۴ : ۶-۸) اور یہ اس لئے ہے کہ وُہ زندہ ہے اور ابدالآباد تک زندہ رہیگا۔ پس ہمیں ایسی ہی زندہ شخصیت کی ضرورت تھی۔ اُس کی نبوّت کامل، افضل اور اعلےٰ ہے۔ وُہ خود بھی اکمل، افضل اور اعلےٰ ہے۔ اُس کی خبر توریت کی کتاب استثنا ۱۸ : ۱۵ میں۔ استثنا ۳۴ : ۱۰ میں، یسعیاہ ۹ : ۶ میں دی گئی ہے۔ لفظ مشیر اسی پر دلالت کرتا ہے، کیونکہ یہ نبی کے کام کا ایک ضروری حصّہ ہے کہ وُہ خدا کو مشورہ دے سکے۔ پھر انجیل میں اُس نبی کی بابت بہت کچھ قلمبند ہے۔ (ملاحظہ ہو۔ لوقا ۷ : ۱۶ و ۲۴ : ۱۹- یوحنا ۴ : ۱۹ و ۶ : ۱۴ و ۷ : ۴۰ و ۹ : ۱۷) نبی ہوتے ہُوئے اُس نے آنے والے واقعات کو پہلے ہی بتا دیا۔ (دیکھو متی ۲۴ : ۲-۳۴- یوحنا ۱۳ : ۱۹ و ۱۴ : ۲۹) اُس نے ایک نبی کی طرح اپنے لوگوں کو تعلیم دی (متی ۵ : ۲) اور ایک نبی کا طریق بھی استعمال کیا (یوحنا ۸ : ۲۸) اور اپنے اختیار کو بھی استعمال کیا۔ (متی ۷ : ۲۹) وُہ خدا کے رُوح سے مسح کیا گیا (متی ۳ : ۱۶- لوقا ۴ : ۱۸) وُہ بیٹا تھا، نوکر

نہیں تھا اس لئے کہ اُس سے پیشتر کے نبیوں نے وُہی کام کئے جن کا خُدا نے اُن کو حُکم دیا تھا مگر اُس نے با اختیار ہو کر سب کام کئے (ملاحظہ ہو: عبرانیوں ۱:۱-۲ و ۳:۵) اُس کو تعلیم لینے کی ضرورت نہ تھی بلکہ وُہ خُود تعلیم دینے والا تھا (یُوحنّا ۴:۲۵-۲۶ و ۶:۳۵ و ۸:۱۲ و ۹:۵ و ۱۰:۹- یُوحنّا ۱۱:۲۵ و ۱۴:۶) دُوسرے انبیا پر المسیح کی یہ فوقیت ہے کہ وُہ مُلہم نہ تھا بلکہ خُود الہام دینے والا تھا (یُوحنّا ۱:۱- مکاشفہ ۱۹:۱۰- ۱ پطرس ۱:۱۱) وُہ کامل تھا (متّی ۱۱:۲۷- یُوحنّا ۱۴:۶- عبرانیوں ۱:۱-۲) اُس کی تعلیم رُوح القدس کے ذریعہ شاگردوں کے دلوں پر لکھی گئی تھی اور پھیلائی گئی تھی- (دیکھو ۱ تمتھیُس ۴:۱۳-۱۵) یُوحنّا ۱۴:۲۶ و ۱۶:۱۴- اعمال ۲۰:۳۲- یعقُوب ۱:۲۲- متّی ۲۸:۱۹-۲۰- ۱ کرنتھیوں ۱۴:۱- ۲ تمتھیُس ۳:۱۵ و ۴:۱-۴)

المسیح کاہن ہے

پس جب اُس نبی کے کام کلام اور نمونہ نے ہم کو قائل کر لیا کہ ہم گنہگار ہیں تو گنہگار کے لئے لازمی ہے کہ اُس کا کوئی ایسا کاہن ہو جو اُس کی طرف سے اُس کے گناہوں کی قُربانی چڑھا سکے- چُنانچہ یہ کام بھی اُس نے خُود ہی کیا- نہ صرف یہی کہ وُہ صرف کہانت کے کام کو ہی پُورا کرے بلکہ ہمارے بدلے میں خُود ہی اپنی قُربانی آپ ہی دے کر ہم کو امن اور اطمینان قلب بخشا- اُس کی کہانت کے ثبوت میں (دیکھو زبُور ۱۱۰:۴- عبرانیوں ۵:۶) انبیا نے اُس کی کہانت کی خبر پیشتر سے دی (۱ سموایل ۲:۳۵- یسعیاہ ۲۲:۱۴- یسعیاہ ۵۳:۴-۶- دانی ایل ۹:۲۶- زکریاہ ۶:۱۲-۱۳)- وُہ ہارُون کی طرح کاہن بنا (عبرانیوں ۹:۲۴ و ۱۰:۱۱) وُہ لاوی کی طرح کاہن بنا-

عبرانیوں ۹:۲۴ و ۱۰:۱۱) وُہ ملک صدق کی طرح کاہن بنا (زبُور ۱۱۰:۴ عبرانیوں ۵:۶ و ۶:۲۰ و ۷:۱۵-۱۶ و ۷:۱۷) اُس کاہن کا کام یہ تھا کہ خُود قُربانی بنے خُون چھڑکے اور اپنی قُربانی گذرانے، شفاعت کرے برکت بخشے اور گنہگاروں کے ساتھ ہمدردی کرے- اُنہیں گناہوں سے خلاصی بخشے- چُنانچہ یہ سب باتیں اُس کی ذات میں پُوری ہو گئیں- (ملاحظہ ہو- احبار ۱۶:۱۱-۱۵ و ۲۴ عبرانیوں ۵:۱ خرُوج ۳۰:۷- احبار ۹:۲۲-۲۳- خرُوج ۳۰:۸- عبرانیوں ۵:۲) اُس کے زمینی کام یہ تھے کہ وُہ بیگناہی میں اپنی زندگی بسر کرے (رُومیوں ۵:۱۹ عبرانیوں ۷:۲۶) وُہ گنہگاروں کی موت مرے- (۲ کرنتھیوں ۵:۲۱ گلتیوں ۳:۱۳- ۱ پطرس ۲:۲۴ و ۳:۱۸) وُہ گنہگار کا شافی بن کر جی اُٹھے (رُومیوں ۴:۲۵) اُس نے اپنا خُون آسمان میں چھڑکا (عبرانیوں ۹:۱۲) اُس کے خُون کے ذریعہ سے وُہ شفاعت کرتا ہے- (عبرانیوں ۷:۲۵) اب آسمان پر سے اُس کے کام یُوں ظاہر ہوتے ہیں کہ وُہ کُل کلیسیا اور کُل مسیحیوں کو برکت بخشے (لُوقا ۲۴:۵۱- ۱ پطرس ۱:۲) وُہ کُل کلیسیا اور کُل مسیحیوں کی شفاعت کرتا ہے (یُوحنّا ۱۵:۲ مکاشفہ ۲:۱) وُہ کلیسیا سے اور مسیحیوں سے ہمدردی کرتا ہے (عبرانیوں ۴:۱۵ و ۵:۲) اور یہ سب ہم نے اپنی زندگی میں تجربہ سے معلوم کر لیا کہ آج دُنیا میں ⅓ حصہ مسیحی آباد ہیں جو اپنے نبی اور کاہن کے حضور سجدہ کرتے اور اپنی عزت اُس کے قدموں میں رکھتے ہیں- اب جس نے ایسی خُود انکاری اور جاں نثاری کا ثبوت پیش کیا کہ موت بلکہ صلیبی موت تک باپ کا فرمان بردار رہا تو اُس کا صلہ بھی کچھ ملنا چاہئیے تھا- چُنانچہ باپ نے بھی اُس سے خُوش ہو کر ساری حکُومت، اختیار، قدرت، بادشاہت اور انصاف اُس

کے ہاتھ میں دے کر اُس کو ہمارا بادشاہ بنا دیا۔ اب نہ صرف وُہ نبی اور کاہن ہی ہے بلکہ وُہ بادشاہ بھی ہے تاکہ جن کو اُس نے اپنے خون سے خریدا ہے وُہ اُن پر حکومت بھی کرے۔ اس کی مبہم الفاظ میں پیشتر سے خبر دی گئی (پیدائش ۴۹ : ۱۰۔ گنتی ۲۴ : ۱۷۔ ۲۔سموایل ۷ : ۱۲۔۱۴۔ یہ بھید کھلے الفاظ میں ظاہر کیا گیا۔ (یسعیاہ ۹ : ۶-۷، یرمیاہ ۲۳ : ۵-۶ میکاہ ۵ : ۲- لُوقا ۱ : ۳۰-۳۳) اُس کی مشابہت بھی پہلے بتلا دی گئی کہ وُہ ملک صدق کی طرح بادشاہ ہوگا (پیدائش ۱۴ : ۱۸ مقابلہ کرو عبرانیوں ۶ : ۲۰ و ۷ : ۱-۲) وُہ چٹان تھا (خروج ۱۷ : ۶۔ گنتی ۲۰ باب۔ ۱ کرنتھیوں ۱۰ : ۴) دو پرندوں میں سے (احبار ۱۵ باب اور احبار ۱۶ باب) ایک مسیح کی شخصیت مراد ہے اسی طرح دو بادشاہ یعنی داؤد اور سلیمان میں سے ایک مسیح بادشاہ مراد ہے۔

جس کا کام بھی بادشاہوں کا بادشاہ بنتا ہے (مکاشفہ ۱۹ : ۱۶) ہمارا خُدا محبت والا خُدا ہے جس کا بیان پیشتر سے ہُوا (پیدائش ۱ : ۲) یعنی جیسے مُرغی اپنے انڈوں پر بیٹھ کر پیار سے انڈے سیتی ہے اُسی طرح خُدا نے محبت سے دُنیا بنائی (استثنا ۷ : ۷-۸) اگرچہ ہم کمزور تھے تو بھی ہم سے اُس نے محبت کی۔ (غزل الغزلات ۲ : ۴) اُس کی محبت نے ہمیشہ ہمارے سر پر سایہ کیا (یسعیاہ ۶۳ : ۹) وُہ محبت ہی کے سبب سے ہماری تمام تکلیفوں اور مصیبتوں میں ہمارا شامل حال رہا اور محبت ہی کے وسیلے ہمارا فدیہ دے کر ہمیں چھڑایا (یُوحنا ۳ : ۱۶) اُس نے یہاں تک محبت کی کہ اپنے بیٹے کو دُنیا کی خاطر نثار کر دیا (۲ کرنتھیوں ۱۳ : ۱۴) اُس کی محبت ہمیشہ تک ہمارے ساتھ رہتی ہے (۱ یُوحنا ۴ : ۱۶) خُدا محبت ہے اور اسی محبت ہی کے سبب سے وُہ ہم میں قائم رہتا ہے (یسعیاہ ۴۹ : ۱۵-۱۶)

اُس کی محبت منقطع ہونے والی نہیں (ہوسیع ۱۱ : ۴) اُس نے محبت ہی کے ذریعہ سے ہم کو اپنی طرف کھینچا اور اپنا بنا لیا (یرمیاہ ۲۱ : ۳) اُس کی محبت ابدی اور ازلی ہے (رومیوں ۸ : ۳۸-۳۹) وُہ اپنی محبت کو ہم سے جُدا نہ کرے گا (افسیوں ۲ : ۴) اُس کی محبت بہت بڑی ہے۔ (یُوحنا ۳ : ۱۶) اُس نے دُنیا سے محبت رکھی (رومیوں ۵ : ۸-۱۰۔ ۱ تمتھیس ۱ : ۱۵) اُس نے گنہگاروں سے محبت رکھی (رومیوں ۵ : ۶) اُس نے کمزوروں سے محبت رکھی (یُوحنا ۳ : ۱۶) مسیح کے وسیلہ سے اُس نے یہ محبت ظاہر کی خُداوند مسیح کے دُکھوں اور مصیبتوں کے وسیلے سے اُس نے یہ محبت ہم پر آشکارا کی (متی ۱۴ : ۱۴ مرقس ۱ : ۴۱) مسیح غم میں ہمیں تسلّی دیتا ہے (یُوحنا ۱۱ : ۳۵) ہماری خستہ اور پراگندہ حالت میں ہم پر ترس کھاتا ہے (متی ۹ : ۳۶ یُوحنا ۸ : ۱۱ لُوقا ۲۳ : ۴۲-۴۳) گُناہ کی حالت میں مسیح کی صلیب نے اُس کی ازلی محبت کو تکمیل تک پہنچایا جواب تک ہم میں قائم اور برقرار ہے (رومیوں ۵ : ۸-۱۰ ۱ یُوحنا ۳ : ۱۶ و ۴ : ۹-۱۰)

خُدا کی شخصیت پاک ہے

(ملاحظہ ہو: احبار ۱۱ : ۴۴-۴۵) اپنے غائبانہ علم میں پاک ہے۔ (یسعیاہ ۱۲ : ۶) وُہ اپنی تعریف میں پاک ہے (زبور ۹۹ : ۳ و ۵ و ۹) وُہ اپنے عبادتی طریق میں پاک ہے (یُوحنا ۱۷ : ۱۱) وُہ اپنی شہرت میں پاک ہے۔ (یسعیاہ ۶ : ۲-۳) وُہ اپنی مجموعی حالت میں خُدا باپ ہے (یُوحنا ۱۷ : ۱۱) وُہ خُدا کا بیٹا ہے (اعمال ۴ : ۳۰) وُہ خُدا رُوح القُدس ہے (یسعیاہ ۶۳ : ۱۰) وُہ ناپاک لوگوں کو دیکھ نہیں سکتا (امثال ۱۵ : ۹۔ افسیوں ۵ : ۵)

وُہ پاک لوگوں کو پسند کرتا ہے (زبور ۱۱: ۷ متی ۳: ۱۷ و ۱۷: ۵) وُہ چاہتا ہے
کہ پاک لوگ ناپاک لوگوں سے الگ ہو جائیں (احبار ۲۰: ۶-۷، ۲ کرنتھیوں
۶: ۱۴-۱۸) اپنی تقدیس کے انتظام میں (افسیوں ۱: ۴ - ۱ کرنتھیوں ۶: ۱۱)
اپنا عوضی مقرر کرنے میں (۲ کرنتھیوں ۵: ۲۱)۔

پس وُہ ہم سے بھی یہی مطالبہ کرتا ہے کہ ہم اقوام عالم کے درمیان
رہتے ہوئے اپنے کو پاک کریں (یسعیاہ ۵۲: ۱۰)۔ ہم اپنی روزمرّہ کی
زندگی میں پاک بنیں (احبار ۱۱: ۴۵)۔ ہم اپنی مجلسی زندگی میں پاک رہیں۔
(استثنا ۲۱-۲۶ باب)۔ ہم اپنی کاروباری زندگی پاکیزگی سے گذاریں۔
(امثال ۱۱: ۱) ہم اپنی خاندانی زندگی پاک بنائیں۔ (استثنا ۴: ۹ و ۶: ۴)
(استثنا ۷: ۵-۷) ہم اپنے دل پاک و صاف کریں (متی ۵: ۸) ہم اپنی
جسمانی زندگی میں پاک بنیں (رومیوں ۶: ۱۲-۱۳) ہم اپنے ہونٹوں کو
پاک رکھیں (امثال ۱۵: ۲۶ و ۱۶: ۲۴) ہم اپنی دُعائیہ زندگی میں پاک
ہوں (۱ تیمتھیس ۲: ۸) ہم کلیسیائی زندگی میں پاک رہیں (اعمال ۵: ۱-۱۱)۔

خُدا عقلِ کُل ہے

ہمارا خُدا دانا اور عقل مند خُدا ہے۔
اُس نے جو کچھ کیا بڑی دانائی اور عقلمندی
سے کیا۔ اس کا اظہار کتاب فطرت کے ہر صفحہ سے عیاں ہے۔ انبیا نے
بھی عہدِ عتیق میں اس کا تذکرہ کیا تھا (یرمیاہ ۱۰: ۷ دانی ایل ۲: ۲۰-۲۱)
شعرا نے بھی اس کا اظہار کیا ہے (ایوب ۹: ۴ و ۳۶: ۵ - زبور ۱۰۴: ۲۴
و ۱۳۶: ۵) مُقدّس پولُس نے بھی اس کا ذکر کیا ہے (رومیوں ۱۱: ۳۳ و ۱۶:
۲۷) خُدا مخلوقات کے ہر ذرّہ کو بخوبی جانتا ہے (ایوب ۳۸: ۲۲ - متی
۶: ۲۸-۲۹) خلقت کو آراستہ کرنے سے اُس کی دانائی ظاہر ہوتی ہے۔

(ایوب ۲۶: ۱۳ - زبور ۱۹: ۱ و ۱۰۴: ۲۴-۲۵ و ۱۳۶: ۳-۵ یرمیاہ
۱۰: ۱۲-۱۳) ربّنا المسیح میں اپنا ظہور دینے میں اُس کی بے مثل دانائی ظاہر
ہوتی ہے (کلسیوں ۲: ۳ - متی ۱۳: ۵۴ - ۱ کرنتھیوں ۱: ۲۳-۲۴ - افسیوں
۱: ۶-۱۰) فرشتگان خُدا کی دانائی کو ظاہر کرتے ہیں (زبور ۱۱۹: ۹۸-۱۰۰
و ۱۳۰ - ۲ تیمتھیس ۳: ۱۵) خُدا مُنصف ہے جس کا انصاف اُس کے
کاموں سے ظاہر ہوتا ہے (قضاۃ ۱: ۶-۷، آستر ۷: ۱۰ - رومیوں ۱۲: ۸
احبار ۱۰: ۱-۲ - اعمال ۵: ۱-۵ - لوقا ۱۳: ۷-۹) خُدا کا انصاف کلام کے
وسیلے سے بھی ظاہر ہوتا ہے (خروج ۳۴: ۶-۷ یرمیاہ ۹: ۲۴)۔ خُدا
انصاف کرنے میں دھیما ہے (۲ پطرس ۳: ۹ و ۱۵) خُدا کا انصاف یقینی
ہے (خروج ۳۴: ۷ زبور ۵۰: ۲۱ و ۵۰: ۳) خُدا ٹھیک ٹھیک انصاف
کرتا ہے (گلتیوں ۶: ۷-۸) خُدا بڑی باریک بینی سے انصاف کرتا ہے۔
(استثنا ۱۰: ۱۷ - ۲ تواریخ ۱۹: ۷ - رومیوں ۲: ۱۱ - افسیوں ۶: ۹)۔
گنہگاروں کے لئے عوضی مقرر کرنے میں اُس نے اپنا انصاف ظاہر کیا۔
(گلتیوں ۳: ۱۳ ۲ کرنتھیوں ۵: ۲۱ - ۱ پطرس ۲: ۲۲ - ۱ پطرس ۳: ۱۸)۔
اُس کے انصاف سے مُقدّسوں کو خوشی ہوتی ہے (زبور ۳۷: ۵-۶) اُس
کے انصاف کے سبب سے مُقدّس ایک دُوسرے پر الزام نہیں لگاتے
(رومیوں ۱۴: ۱۰ و ۱۳) ....
.... اُس کے انصاف سے
گنہگاروں کو مایوسی ہوتی ہے (پیدائش ۴: ۱۳) اُس کا انصاف خوفناک
ہوگا (متی ۵: ۲۹-۳۰ و ۸: ۱۲ و ۱۳: ۴۱-۴۲ و ۲۵: ۴۱-۴۶ مکاشفہ
۱۴: ۱۰ و ۲۰: ۱۵)۔ اُس کا انصاف پورا ہوگا جب وُہ شریروں کو نیکیوں سے

جُدا کرے گا (متّی ۱۳: ۴۷-۵۰) شریر خُدا سے علیحدہ کئے جائیں گے (متّی ۲۵: ۴۶) اُس کے انصاف کا آخری قطعی فیصلہ یہ ہوگا کہ وُہ شیطان کو ہلاک کرے گا (متّی ۲۵: ۴۱) اور وُہ شیطانی فرشتوں کو بھی جہنّم میں ڈالے گا۔ (متّی ۲۵: ۴۱) اور نافرمانوں کو بھی ہمیشہ کے لئے ختم کر دے گا (متّی ۲۵: ۴۱)۔ (۲ تھسلنیکیوں ۱: ۶-۹) ہمارا خُدا ایسا خُوبصورت اور حُسن میں کمال کا درجہ رکھتا ہے کہ اُس نے جس چیز کو بھی اُس کے وقت اور موقعہ کے لحاظ سے بنایا یا ترتیب دیا اُس سے خُوبصورتی ٹپکتی ہے کیونکہ صنّاعی سے صنّاع کی دانائی اور خُوبصورتی معلُوم ہوتی ہے۔ پس وُہ اپنی ذات میں کمال کا حُسن رکھتا ہے (زبُور ۴۸: ۱-۲) اُس کے بیٹے میں اُس کی خُوبصورتی ظاہر ہوتی ہے (یسعیاہ ۶۳: ۱ ططس ۲: ۱۳- متّی ۲۷: ۲- مُکاشفہ ۱: ۱۶) اُس کے رُوح القُدس سے بھی خُوبصورتی عیاں ہے (حزقی ایل ۲۸: ۱۲-۱۵) اُس نے جس چیز کے بنانے کے لئے ہدایت دی وُہ بھی خُوبصورت ہی تھی (خروج ۲۵: ۴-۹- ۱ تواریخ ۲۲: ۵: ۱ تواریخ ۲۸: ۱۲- ۲ تواریخ ۳: ۵-۷) جو کُچھ اُس نے خُود پیدا کیا وُہ بھی خُوبصورت ہی تھا (واعظ ۳: ۱۱ زبُور ۱۹: ۱) اُس میں اخلاقی خُوبصورتی بھی پائی جاتی تھی (۲ تواریخ ۲۰: ۲۱) اور یہی وصف اُس کے بیٹے میں بھی تھا (یُوحنّا ۸: ۴۶- عبرانیوں ۴: ۱۵) اُس کے مُقدّسوں میں بھی یہی وصف پایا جاتا ہے (گلتیوں ۵: ۲۲-۲۳ - ۱ کرنتھیوں ۱۴: ۱ ۱ کرنتھیوں ۱۳ باب) خُدا کے اس حُسن اور خُوبصورتی کی تعریف بیشتر سے کی گئی تھی (زبُور ۹۰: ۱۷- یسعیاہ ۳۳: ۱۷- زبُور ۵۰: ۲- ۲ تواریخ ۲۰: ۲۱) یہ حُسن اور خُوبصورتی ایمان سے حاصل ہوتی ہے (اعمال ۲: ۳۸)- فرماں برداری سے (اعمال ۵: ۳۲) پھل لانے سے (گلتیوں ۵: ۲۲-۲۳)

جب ہم اپنی اخلاقی حالت سُدھارتے ہیں (۱ تواریخ ۱۶: ۲۹ زبُور ۱۴۹: ۴) اس دُنیا سے جانے کے بعد ہمارا یہ حُسن کمال کے درجہ کو پہنچے گا (فلپیوں ۳: ۲۰-۲۱- ۱ یُوحنّا ۳: ۲- مُکاشفہ ۳: ۴ و ۱۹: ۱۴)۔

ربّنا المسیح کا تجسّم

اب ہم المسیح کے تجسّم پر ذرا غور کریں گے کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ ربّنا یسُوع المسیح کی زندگی کے اس پہلو کو معلُوم کریں کیونکہ اُس کی اُلوہیّت ثابت کرنے کے لئے یہ ضرُوری ہے کہ وُہ اپنے ہر قول و فعل اور نمُونہ میں اجمل، اکمل، افضل و اعلےٰ ثابت ہو۔ پس خُدا جس کے کلام سے آسمان بنے اور جس کے مُنہ کے دم سے سب لشکر موجُود ہُوئے (زبُور ۳۳: ۶) جس نے آدم کو اپنی صُورت و شکل پر پیدا کیا وُہ خُود اُسی شکل میں آگئے تاکہ اپنے ازلی ارادے کو جو وُہ انسان کی بابت رکھتا تھا پُورا کرے۔ ماں حوّا نے شیطان کے بہکاوے میں آکر پھل کھایا اور بابا آدم کو بھی کھلایا اور دونوں گُنہگار ہو کر خُدا کی حضُوری سے نکالے گئے۔ اُسی عورت کے بطن سے پیدا ہو کر اُس نے اُس کی عزّت رکھ لی تاکہ اُس سے نجات دہندہ پیدا ہو کر سب آدمیوں کو راستباز ٹھہرائے۔ اُس نے عورت کو بُلند درجہ بخشا۔ ربّنا المسیح کے تجسّم کا مفہُوم یہ ہے کہ خُدا کی ازلی مُحبّت نے انسانی جامہ پہنا۔ وُہ خُداوند جس کی رُوح پانیوں پر جُنبش کرتی تھی جس کو کلمۃ اللہ اور رُوح اللہ کہا گیا ہے اُس نے اپنی ساری لولاکی شان اور آسمانی جاہ و جلال کو چھوڑا اور دُکھ بھری دُنیا میں آکر ایک نجّار کے گھر میں جنم لیا۔ جتنا وُہ افضل و اعلےٰ تھا اُتنا ہی وُہ نیچے اُترا اور انسانی شکل اختیار کی بلکہ خادم کی صُورت اختیار کی۔ یہ اُس کی قُدرت کا کرشمہ ہے کہ وُہ دُکھ سے

انسانوں کو اُٹھا کر ایسے مقام پر بٹھاتا ہے کہ اُنہیں دیکھ کر دُنیا دنگ رہ جاتی ہے۔ اُس نے گری ہُوئی اقوام کو اُٹھایا اور بڑے بڑے جابر بادشاہوں کا سر نیچا کر دیا۔ جیسے ہیکل کا پردہ اُوپر سے نیچے تک پھٹا ویسے ہی اُس نے آسمان سے زمین تک آنے کی راہ نکال دی تاکہ خُدا انسان تک رسائی حاصل کر سکے۔ آنخُداوند کے مُبارک تجسّم کے متعلّق ذیل کے حوالہ جات کو دیکھیں۔ (متّی ۱: ۱۸-۲۵- لُوقا ۱: ۱-۲۰- یُوحنّا ۱: ۱۴- یسعیاہ ۷: ۱۴ و ۹: ۱-۲ و ۷-۸ و ۵۵: ۱۱- ہوسیع ۱۴: ۲- زبُور ۳۳: ۶)۔

تجسّم کی رات

خُداوند المسیح کے تجسّم کی رات بھی کیسی عجیب و غریب رات ہے بلکہ یہ رات ایک انقلابی رات ہے جس نے تمام انبیا و ابدال و قطب و اولیا، اوتاروں، رسُولوں، پیغمبروں اور ولیوں وغیرہ کی صف میں ایک ہیجان سا برپا کر دیا ہے۔ اُس کی پیدائش پر ملک مصر کے سارے بُت سرنگوں ہو گئے۔ اُس کے تجسّم پر فرشتے بھی غور سے نظر کرنے کے مُشتاق تھے۔ مسیح کا تجسّم ایک معمہ بلکہ الٰہی راز ہے جو دُنیا داروں کے لئے ہمیشہ راز ہی رہے گا تاوقتیکہ وُہ مُنجّی خُداوند کے قدموں میں آ کر اُس بھید کو سمجھنے کی کوشش نہ کریں۔ اس تجسّم سے پہلے لوگوں میں اُس کی آمد کا زبردست انتظار پایا جاتا تھا اور وُہ زبانِ حال سے یہ پُکار رہے تھے کہ ؎

کبھی اے حقیقتِ مُنتظر نظر آ لباسِ مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبینِ نیاز میں

چُنانچہ خُدا نے انسانوں کی اس زبردست خواہش کو پُورا کیا اور خُداوند المسیح کے رُوپ میں خُود جلوہ گر ہُوا۔ ؎

تُو ہی ہے حقیقتِ مختفی تھی ازل سے پردۂ راز میں
تُو ہی بن کے عیسیٰ ناصری کھُلی جلوہ گاہِ مجاز میں

تجسّم کی سُنسان رات انسان کی مایُوسی کا منظر پیش کرتی ہی ہے۔ اُس رات کی سردی انسان کی اُس سرد مہری کا ثبُوت دے رہی ہے جو انسان کی خُدا کے ساتھ تھی اور یہ تاریکی انسان کے گُناہ کی تاریکی پر دلالت کرتی ہے۔ مگر خُدائے تعالےٰ کی مہربانی پر غور کریں کہ اس تاریکی میں سے وُہ نُور چمکا جو ہر آدمی کو روشن کرتا ہے۔ وُہ جتنا ذی شان تھا اُتنا ہی اُس نے اپنے آپ کو پست کیا۔ اُسے اپنے ہی آباؤ اجداد سے گاؤں میں ٹھکنے کی جگہ نہ ملی۔ وُہ داؤد بادشاہ کے مویشیوں کی چرنی میں سادہ کپڑوں میں ملبُوس پڑا تھا۔ جس طرح چرواہے اکثر بھیڑوں کا لباس پہن کر بھیڑوں کو زیادہ مانُوس کر لیتے ہیں اسی طرح خالق نے مخلُوق کی صُورت اختیار کی تاکہ آدم زاد اُس سے مانُوس ہوں۔ تجسّم کے وقت بیت اللحم کی شان کچھ نرالی نظر آ رہی تھی۔ آج آسمان سے حقیقی روٹی اُتر آئی تھی جو ہر انسان کی رُوحانی بھُوک مٹانے کو کافی اور شافی تھی۔ اس دُنیا کے مکینوں کو اُسی کی ضرُورت تھی۔

تجسّم کے پھل

خُداوند یسُوع المسیح کے تجسّم سے مندرجہ ذیل پھل حاصل ہوتے ہیں:۔

(۱) کفّارہ جو مُوثر ثابت ہُوا (عبرانیوں ۲: ۹؛ رومیوں ۵: ۱۰؛ گلتیوں ۴: ۴-۵، عبرانیوں ۱۰: ۵) (۲) کامل محبّت (رُومیوں ۵: ۸)۔ (۳) کامل انسانیت (۱-تیمتھیُس ۲: ۵؛ ۱-پطرس ۲: ۲۱-۲۲)۔ (۴) کامل اُلوہیّت (یُوحنّا ۱۴: ۹- عبرانیوں ۱: ۳)۔ (۵) کامل ہمدردی (عبرانیوں ۲: ۱۷-۱۸

عبرانیوں ۴: ۱۵)۔ (۶) کامل انصاف جس کا یقین دلایا گیا (اعمال ۱۷: ۳۱)
پس وُہ جو شفیع، ثالث، درمیانی یا برزخ بن کر گنہگار انسانوں کا خُدا سے میل ملاپ کرانے کا دعوے کرے اُس میں تین باتیں پائی جانی لازمی ہیں:۔
(۱) وُہ اس لائق ٹھہرے کہ گنہگار انسان کی سفارش خُدا تعالے کے سامنے کر سکے (۲) وُہ اس قابل ہو کہ گنہگاروں کو اُن کے گُناہ سے قائل کر سکے ۔ (۳) وُہ اس قابل ہو کہ گنہگار کو ایسی طاقت دے کہ وُہ آگے کو گُناہ کرنے سے باز رہے ۔ یہ تینوں باتیں ہمارے خُداوند یسُوع المسیح میں پائی جاتی ہیں۔ (یسعیاہ ۵۳: ۱۲۔ یُوحنا ۱۷: ۲۲۔ افسیوں ۲: ۱۶)۔

پس ربنا یسُوع المسیح نے اپنے تجسم اور مابعد کے کام، کلام اور نمونہ سے اپنی الُوہیت کا پُورا پُورا ثبوت دیا جو چند لفظوں میں یُوں بیان کیا جا سکتا ہے کہ ؎

ظاہر میں گو ہُوں انساں باطن میں میں خُدا ہُوں
نہ حق جُدا ہے مجھ سے نہ حق سے میں جُدا ہُوں

قیامتِ مسیح

خُداوند کی قیامت کے ذریعہ بھی پتہ چلتا ہے کہ جو دعوے اُس نے یہُودی کونسل کے سامنے کیا جس پر اُنہوں نے اپنے کپڑے پھاڑے اور کہا کہ اُس نے کُفر بکا ہے اور اُس کی سزا موت ہے اُس نے مر کر جی اُٹھنے سے ثابت کیا کہ وُہ فی الحقیقت خُدا کا بیٹا ہے جیسا لکھا ہے کہ پاکیزگی کی رُوح کے اعتبار سے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے سبب سے قُدرت کے ساتھ خُدا کا بیٹا ٹھہرا (رومیوں ۱: ۴) پھر اُس کا یہ اپنا قول تھا کہ "باپ مجھ سے اس لئے محبت رکھتا ہے کہ میں اپنی جان دیتا ہُوں تاکہ اُسے پھر لے ۔ کوئی اُسے

مجھ سے چھینتا نہیں بلکہ میں اُسے آپ ہی دیتا ہُوں مجھے اُس کے دینے کا بھی اختیار ہے اور پھر اُسے لینے کا بھی اختیار ہے یہ حُکم میرے باپ سے مجھے ملا" (یُوحنا ۱۰: ۱۷-۱۸)۔

ابتدائی مسیحیوں کا فقط اتنا ہی ایمان تھا کہ یسُوع پیدا ہُوا مر گیا اور جی اُٹھا اور مسیح کی اسی قیامت ہی نے ڈرپوک اور بُزدل شاگردوں میں نئی زندگی کی رُوح پھُونک دی۔ ہمارے خُداوند یسُوع المسیح کی شخصیت ایسی اکمل و افضل۔ اور اعلےٰ اور جامع ہے کہ جو دُنیا کے ہر قسم کے لوگوں کے لئے قبول کرنے کے لائق ہے۔

مسیحیت کی فضیلت

یہ سب کچھ اُس کی طرف سے ہُوا جس کی الُوہیت ظاہر ہے جو اپنی ذات میں سچا اور برحق ہے۔ وُہ جھُوٹ بول ہی نہیں سکتا تھا، نہ اُس نے جھُوٹ بولا ہے اور نہ وُہ بولے گا ورنہ تمام مسیحی مذہب ایک کہانی بن جاتا اور ایمان اور اُمید خاک میں مل جاتے۔ دراصل قیامت ہی مسیحی مذہب کی ایک بڑی فضیلت ہے کہ مسیح خُداوند نے شیطان، موت اور قبر پر فتح پائی۔ اسی ایمان سے مسیحی لوگ دُنیا پر غلبہ حاصل کرتے ہیں۔ اگر وہ خُداوند مر کر جی نہ اُٹھتا تو اُس کے تجسم کا کوئی مطلب حل نہ ہوتا اور نہ ہی دُنیا کے لوگوں کو اس سے کچھ فائدہ پہنچتا۔ کیونکہ اس سے پیشتر دُنیا میں اچھی سے اچھی اخلاقی تعلیم موجود تھی لیکن کمی صرف اس بات کی تھی کہ باوجود اچھی سے اچھی اور عُمدہ تعلیم رکھتے ہوئے لوگ دُنیا، نفس اور شیطان کے جال میں گرفتار تھے اور دن بدن گُناہ کے اتھاہ سمندر میں گرتے چلے جا رہے تھے جن کا بچ پایا جانا ضروری تھا۔ لہٰذا خُداوند یسُوع المسیح نے اپنی جان دے کر

اس کام کو پُورا کیا اور لوگوں کے گناہوں کی سزا اپنے اُوپر لے کر اپنی جان
کُل جہان کے فدیہ اور کفارہ میں دے دی تاکہ گنہگار انسان بچ جائیں۔
اسی سبب سے خُدا باپ نے بھی خُوش ہو کر اُس کو آسمان اور زمین کا
کُل اختیار دے دیا اور عدالت بھی اُسی کے ہاتھ میں سونپ دی تاکہ آدم
زاد ہوتے ہُوئے وہ آدمیوں کا انصاف کرے۔ وُہی دُنیا اور آخرت میں
مرتبے والا ہے اور اب سبھوں کو اُس کے آنے کا انتظار ہے۔

خُدا واحد ہے۔ (۱ تیمتھیُس ۲: ۵ یسعیاہ ۴۴: ۶-۸ و ۴۵: ۲۱۔
۱ کرنتھیوں ۸: ۵-۶) اور اس ایک خُدا میں تین اقنوم ہیں (متّی ۲۸: ۱۹۔
یُوحنّا ۱۴: ۱۶-۱۷ و ۱: ۱-۱۴۔ ۲ کرنتھیوں ۳: ۱۶-۱۷ و ۱۳: ۱۴) خُدا
سب چیزوں کا خالق ہے (اعمال ۱۷: ۲۴-۲۵ مُکاشفہ ۴: ۲)۔ وُہ ہاتھ
کے بنائے ہُوئے مندروں میں نہیں رہتا (اعمال ۱۷: ۲۴ و ۴۸-۴۹)۔
وُہ قادرِ مُطلق ہے (۲ کرنتھیوں ۷: ۱ یرمیاہ ۳۲: ۱۷ و ۲۷۔ مُکاشفہ ۱: ۸ و
۴: ۸) وُہ پاک ہے (۱ پطرس ۱: ۱۵-۱۶ زبُور ۱۴۵: ۱۷ یسعیاہ ۶: ۳۔
مُکاشفہ ۴: ۸) وُہ اپنی عزت دُوسروں کو نہیں دینے والا (یسعیاہ ۴۲: ۸ خرُوج ۲۰:
۵، اعمال ۱۲: ۲۲-۲۳۔ استثنا ۶: ۱۴-۱۵ یسعیاہ ۴۸: ۱۱)۔ وُہ صادق
القول ہے (۱ کرنتھیوں ۱۰: ۱۳ گنتی ۲۳: ۱۹، متّی ۲۴: ۳۵۔ عبرانیوں ۱۰: ۲۳
۱ پطرس ۱: ۲۵)۔ وُہ محبّت اور رحم سے معمُور ہے (زبُور ۲۵: ۸ و ۳۴: ۸-۱۰۔
افسیوں ۲: ۴۔ ۱ یُوحنّا ۴: ۷-۸)۔ وُہ مُعاف کرنے کو تیّار ہے (زبُور ۳۲: ۵،
یسعیاہ ۵۵: ۷)۔ اُس نے اپنے بیٹے کو دے دیا تاکہ وُہ ہمارے گناہوں کے
لئے مصلُوب ہو اور ہمارا نجات دہندہ مقرّر ہو (یُوحنّا ۳: ۱۶ رُومیوں ۸:
۳۲، ۱ یُوحنّا ۴: ۹-۱۰)۔

ہمارا فرض

یہ کہ ہم خُدا پر ایمان رکھیں (عبرانیوں ۱۱: ۶، زبُور ۴۱: ۱
اعمال ۱۴: ۱۵-۱۷، رُومیوں ۱: ۲۰) ہمیں اُس سے
ڈرنا چاہیئے (زبُور ۳۴: ۹، امثال ۱: ۷ متّی ۱۰: ۲۸۔ عبرانیوں ۱۲: ۲۸-۲۹)
ہمیں اُس کے حُکموں پر عمل کرنا چاہیئے (حزقی ایل ۳۶: ۲۷۔ عبرانیوں ۸:
۱۰۔ استثنا ۱۲: ۳۲۔ ۱ سموئیل ۱۵: ۲۲-۲۳۔ ۱ یُوحنّا ۴: ۳-۵) ہمیں
اُس پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔ (زبُور ۴۳: ۸، ۶۲: ۸۔ امثال ۳: ۵ و
۲۶: ۲۵ یسعیاہ ۱۷: ۵-۷، عبرانیوں ۱۳: ۵-۶) ہمیں اپنے سارے
دل سے اُس کو پیار کرنا چاہیئے (متّی ۲۲: ۳۷-۳۸ و ۱۰: ۳۷۔ ۱ یُوحنّا ۴:
۱۹) ہمیں اُس کا جلال ظاہر کرنا چاہیئے۔ (متّی ۵: ۱۶۔ ۱ کرنتھیوں ۱۰: ۳۱۔
رُومیوں ۱۵: ۶ و ۹۔ ۱ کرنتھیوں ۶: ۲۰۔ ۱ پطرس ۴: ۱۱) ہمیں اُسی کی
تلاش کرنی اور اُسی سے مانگنا چاہیئے۔ (زبُور ۴۳: ۱۰۔ یسعیاہ ۵۵: ۶۔
عبرانیوں ۱۱: ۶۔ فلپیوں ۴: ۶) ہمیں اُسی کی پرستش کرنی چاہیئے (مُکاشفہ
۲۲: ۸-۹۔ متّی ۴: ۱۰) ہمیں اُس کا شُکر علانیہ اور پوشیدگی میں کرنا چاہیئے
(فلپیوں ۴: ۶۔ زبُور ۱۱۶: ۱۷-۱۹)

ہم سب گُنہگار ہیں

یسعیاہ ۵۳: ۶۔ افسیوں ۲: ۳ رُومیوں
۳: ۹-۲۰ و ۲۳۔ ۱ یُوحنّا ۱: ۸-۹ ہم
گُناہ ہی میں پیدا ہُوئے (افسیوں ۲: ۳۔ پیدائش ۸: ۲۱ زبُور ۵۱: ۵ رُومیوں
۵: ۱۲۔ ۱ کرنتھیوں ۱۵: ۲۲۔ غیرتائب رُوح اپنے گُناہ میں مرے گی (افسیوں
۲: ۴-۵۔ ۱ یُوحنّا ۳: ۱۴۔ یُوحنّا ۶: ۵۳۔ ۱ تیمتھیُس ۵: ۶) گُنہگاروں پر خُدا
کا غضب اُور لعنت لازمی ہے (متّی ۱۲: ۳۶۔ رُومیوں ۶: ۲۳۔ ۱ کرنتھیوں
۶: ۹-۱۰، ۲ کرنتھیوں ۵: ۱۰۔ گلتیوں ۳: ۱۰۔ مکاشفہ ۲۱: ۸) ہمیں چاہیئے

۷: ۲۵ و ۹: ۲۴) وہ ایمانداروں کو پاک رُوح بخشتا ہے (یُوحنّا ۱۴: ۱۶
یُوحنّا ۱۵: ۵)۔ جو اُس کو پُکارتے ہیں اُن کے لئے وہ رحم اور شفقت
سے معمُور ہے (متّی ۱۱: ۲۸-۳۰، یُوحنّا ۱: ۱۴ و ۶: ۳۷ و ۱۵: ۱۲-۱۳
رُومیوں ۵: ۷-۸ و ۹: ۱۲-۱۳ عبرانیوں ۲: ۱۱-۱۲ و ۴: ۱۵-۱۶ متّی ۲۳: ۲۷-
افسیوں ۳: ۱۷ و ۱۹ عبرانیوں ۲: ۱۷)۔ وُہ ہمارے لئے ایک نمُونہ چھوڑ گیا ہے
متّی ۱۱: ۲۹ فلپیوں ۲: ۵- ۱ پطرس ۲: ۲۱)۔ وُہ دُنیا کا انصاف کرنے کے لئے
آئیگا اپنے لوگوں کو اپنے پاس لے جائیگا اور شریروں کا ناش کرے گا۔
(متّی ۱۶: ۲۷ ۲- کرنتھیوں ۵: ۱۰- طِطُس ۲: ۱۳ متّی ۱۳: ۴۰-۴۳- یُوحنّا ۱۴: ۱
: ۳- ۱ تھسلنیکیوں ۴: ۱۶-۱۸- ۲ تھسلنیکیوں ۱: ۶-۱۰) نجات صرف
خُداوند یسُوع المسیح کے وسیلے اور اُسی کے ذریعہ سے ہے (۱ تمتھیُس ۲: ۵
- ۶ یسعیاہ ۴۳: ۱۱- متّی ۱: ۲۱ یُوحنّا ۱۴: ۶- اعمال ۴: ۱۱-۱۲- رُومیوں ۵:
۷-۹ و ۲۳)۔ نجات صرف خُداوند یسُوع المسیح کے وسیلے خُدا کے فضل
سے ملتی ہے۔ نجات ہماری اپنی لیاقت اور کاموں کے وسیلے سے نہیں ملتی
(اعمال ۱۳: ۳۸-۳۹، رُومیوں ۶: ۲۳ گلتیوں ۳: ۱۰-۱۳- افسیوں ۲
: ۴-۵ و ۸-۹- رُومیوں ۳: ۱۹-۲۴ و ۲۷-۲۸- رُومیوں ۴: ۳-۸
رُومیوں ۵: ۲۰-۲۱ و ۱۱: ۵-۶ طِطُس ۳: ۴-۵)۔ آدمیوں کا انصاف اُن
کے کاموں کے ذریعہ سے کیا جائیگا تاکہ معلوم ہو کہ اُن کے کام کیسے تھے۔
(متّی ۱۲: ۳۶-۳۷ و ۱۶: ۲۷- ۱ کرنتھیوں ۶: ۹-۱۰، ۲ کرنتھیوں ۵: ۱۰-
مُکاشفہ ۲۱: ۸ متّی ۷: ۱۶-۲۳- رُومیوں ۲: ۶-۱۱ یعقوب ۲: ۱۴-۲۶-
۱ یُوحنّا ۳: ۷-۱۰)۔ نجات کا وعدہ اُن سب کے لئے کیا گیا ہے جو خُداوند
یسُوع المسیح پر ایمان لاتے ہیں (یُوحنّا ۳: ۱۴-۱۶، اعمال ۱۶: ۳۰-۳۱)۔

وُہ سب جو اُس کے پاس آتے ہیں نجات پاتے ہیں (یُوحنّا ۶: ۳۵-۳۷-
عبرانیوں ۷: ۲۵) وُہ سب بھی نجات پاتے ہیں جو اُس کو پُکارتے ہیں۔
(رُومیوں ۱۰: ۱۲-۱۳) یسُوع پر دل سے ایمان لانا چاہئیے ورنہ مُردہ ایمان
انسان کو بچا نہ سکے گا (رُومیوں ۱۰: ۱۰- گلتیوں ۵: ۶- یعقُوب ۲: ۱۴-۲۶)
خُدا پر اور خُداوند یسُوع پر ایمان رکھنا اور اُس پر بھروسہ کرنا ضروری
ہے (زبُور ۳۴: ۸- امثال ۲۹: ۲۵ یرمیاہ ۱۷: ۷- زبُور ۷۸: ۲۲- دانی ایل
۶: ۲۳- افسیوں ۱: ۱۲-۱۳- ۱ تمتھیُس ۴: ۱۰) سچا ایمان توبہ کے وسیلے
حاصل ہوتا ہے یعنی گناہوں کو چھوڑنا اور خُدا کی طرف پھرنا۔ (متّی ۱۱: ۲۸-۳۰
افسیوں ۲: ۸-۱۰ مرقس ۱: ۱۴-۱۵- اعمال ۲: ۳۷-۳۸- اعمال ۵: ۳۱ و ۲۰: ۲۱
و ۲۶: ۱۷-۲۰) یسُوع پر دل سے ایمان لانے کے وسیلے ہمیں نجات ملتی ہے۔
(اعمال ۱۶: ۳۰-۳۱) اور گناہوں کی مُعافی ملتی ہے۔ (اعمال ۱۳: ۳۸-۳۹)۔

خُدا کی فرزندیّت اَور رُوح القُدس کی بخشش

ہم خُدا کے لئے پاک فرزند بنتے ہیں (یُوحنّا ۱: ۱۲- گلتیوں ۳: ۲۶- گلتیوں ۴:
۴-۵) ہمیں رُوح القُدس کا انعام ملتا ہے (یُوحنّا ۱۴: ۱۶ و ۷: ۳۷-۳۹- اعمال
۲: ۳۸-۳۹ گلتیوں ۳: ۱۴ و ۴: ۶)۔ ہمیں طاقت ملتی ہے کہ خُدا کی مرضی
پُوری کریں اَور سب آزمائشوں پر غالب آئیں (یُوحنّا ۱۵: ۵- ۱ یُوحنّا ۵: ۴-۵)
ہمیں اُس پر ایمان لا کر ہمیشہ کی زندگی ملتی ہے (یُوحنّا ۳: ۱۴-۱۶) رُوح القُدس
خُدا ہے (۲ کرنتھیوں ۳: ۱۶-۱۷- اعمال ۵: ۳-۴ متّی ۱۲: ۳۱- ۱ کرنتھیوں
۱۲: ۷-۱۱)۔ وُہ خُدا واحد میں اقنوم ثالث ہے (متّی ۲۸: ۱۹- یُوحنّا ۱۴: ۱۶
-۱۷ افسیوں ۲: ۱۸) وُہ باپ اور بیٹے کی طرف سے بھیجا گیا ہے (یُوحنّا ۱۵: ۲۶

گلتیوں ۴: ۶) زمانۂ سلف میں وُہ نبیوں اور رسُولوں کے ذریعہ سے بولتا رہا۔
(۲ پطرس ۱: ۲۱-۲ تمتھیُس ۳: ۱۶-مرقس ۱۲: ۳۶ و ۱۳: ۱۰-۱ اعمال ۲۸: ۲۵-
۱ کرنتھیوں ۲: ۱۲-۱۳-۱ پطرس ۱: ۱۰-۱۱) وُہ سچے مسیحیوں کے دلوں میں رہتا
ہے۔(یُوحنّا ۴: ۱۴-یُوحنّا ۱۴: ۱۶-۱۷-رُومیوں ۸: ۹-۱ کرنتھیوں ۶: ۱۹-
گلتیوں ۴: ۶) وُہ بے ایمانوں کے ساتھ نہیں رہتا (یُوحنّا ۱۴: ۱۷-۱ کرنتھیوں
۲: ۱۴-یہُوداہ ۱۹ آیت) رُوح القُدس زندگی بخشنے والا ہے (یُوحنّا ۳: ۶ و
۴: ۱۴ و ۶: ۶۳-رُومیوں ۸: ۲-۲ کرنتھیوں ۳: ۶) وُہ ایمانداروں کو سکھاتا
ہے اور اُن کے دلوں کو روشن کرتا ہے (زبُور ۲۵: ۸-۹ و ۱۱۹: ۱۲ و ۱۸-
امثال ۳: ۶-یُوحنّا ۶: ۴۵-۲ کرنتھیوں ۳: ۱۵-۱۷-افسیوں ۱: ۱۷-۱۸-
عبرانیوں ۸: ۱۱) وُہ خُداوند مسیح کے پاس آنے کے لئے رہنمائی کرتا ہے (یُوحنّا
۶: ۴۵)۔ وُہ گناہ سے اُن کے دلوں کو پاک کرتا ہے (حزقی ایل ۳۶: ۲۶-
۲۷-گلتیوں ۵: ۲۲-۲۳ رُومیوں ۸: ۲ و ۱۳-۱ کرنتھیوں ۶: ۱۱-۲ کرنتھیوں
۳: ۱۸ گلتیوں ۵: ۱۶-۲۷ طِطُس ۳: ۴-۶) وُہ دُعاؤں میں اُن کی مدد کرتا
ہے (افسیوں ۲: ۱۹ رُومیوں ۸: ۲۶-۲۷) وُہ اُن کو ملتا ہے جو اُس کی
خواہش رکھتے ہیں (لُوقا ۱۱: ۱۳ یُوحنّا ۴: ۱۰) رُوح القُدس کے وسیلے نیا جنم
ملتا ہے یعنی انسان گناہ کی موت سے گزر کر راستبازی کی زندگی میں
داخل ہوتا ہے (یُوحنّا ۳: ۳-۸ زبُور ۵۱: ۱۰-حزقی ایل ۳۶: ۲۶-۲۷، ۱
یُوحنّا ۳: ۹ طِطُس ۳: ۴-۶) وُہ جو نئے سرے سے پیدا ہوتے ہیں وُہ
خُدا کے فرزند کہلاتے ہیں (یُوحنّا ۱: ۱۲-۱۳) طبعی طور پر آدمی خُدا کے
فرزند نہیں ہیں (افسیوں ۲: ۳-یُوحنّا ۳: ۳)-سیاہ باطن لوگ خُدا کے
فرزند نہیں کہلائے جاسکتے (۱ یُوحنّا ۳: ۱۰ و ۴ و ۱۵-۱ کرنتھیوں ۶: ۹-۱۰-

رُومیوں ۸: ۱۶-۱۷ ۱ یُوحنّا ۸: ۴۱-۴۴-۱ یُوحنّا ۳: ۸) خُدا کے فرزندوں کو
رُوح القُدس ہدایت کرتا ہے (رُومیوں ۸: ۱۴) کہ وُہ یسُوع پر ایمان رکھیں۔
(یُوحنّا ۱: ۱۲-۱۳) اور یسُوع المسیح سے مُحبّت رکھیں (یُوحنّا ۸: ۴۲) کہ وُہ ایک
دُوسرے سے مُحبّت رکھیں (۱ یُوحنّا ۳: ۱۰ و ۴: ۷) کہ وُہ سب آدمیوں سے
مُحبّت رکھیں (متّی ۵: ۴۴ و ۴۵) کہ وُہ خُدا کے حُکموں پر عمل کریں۔
(یُوحنّا ۱۵: ۱۰: ۱ یُوحنّا ۳: ۹-۱۰) کہ وُہ دُنیا پر غالب آئیں (۱ یُوحنّا ۵: ۴) جن کو
رُوح القُدس ملا ہے وُہ جسم کے اعضا ہیں جو مسیح کی کلیسیا ہے (۱ کرنتھیوں
۱۲: ۱۲-۱۳-۱ افسیوں ۱: ۲۲-۲۳ و ۵: ۲۳-۳۰-کلسیوں ۱: ۱۸) کوئی مسیح
کی کلیسیا میں شریک نہیں ہوسکتا سوائے ان کے جن کو مسیح کی رُوح ملی
ہے (رُومیوں ۸: ۹) وُہ جو مسیح کے بدن میں شریک ہیں وُہ خُدا کے فرزند
ہیں (رُومیوں ۸: ۱۴) وُہ خُدا کی ہیکل ہیں جس کی بنیاد مسیح پر ہے جو کونے
کے سرے کا پتھّر ہے (اعمال ۴: ۱۱-۱۲-افسیوں ۲: ۱۸-۲۲-۱ پطرس ۲
: ۴-۵ زبُور ۱۱۸: ۲۲-۲۳ یسعیاہ ۲۸: ۱۶) وُہ مسیح کا گلّہ ہیں جن میں سے
کوئی بھی گم نہ ہوگا-(یُوحنّا ۱۰: ۲۷-۲۸) وُہ رُوح القُدس کے ذریعہ مُقدّس
کئے گئے (گلتیوں ۵: ۲۲-۲۳-افسیوں ۲: ۳ و ۵-۱۰ عبرانیوں ۸: ۱۰-
کرنتھیوں ۶: ۱۱-۲ تھسلنیکیوں ۲: ۱۳-طِطُس ۲: ۱۴ و ۳: ۴-۶)- وُہ
اپنے اچھے اعمالوں کے سبب سے پہچانے جاتے ہیں (۱ یُوحنّا ۳: ۱۰-متّی ۵:
۱۴-۱۶ و ۷: ۱۶-۲۰-فلپیوں ۲: ۱۵) وُہ خُدا کے علم سے معمُور ہوتے ہیں۔
(یُوحنّا ۶: ۴۵ عبرانیوں ۸: ۱۰-۱۱ یُوحنّا ۲: ۲۷) وُہ خُداوند مسیح پر ایمان رکھتے
ہیں اور اس کے پاس آتے ہیں (یُوحنّا ۱: ۱۲ و ۶: ۴۵ رومیوں ۱۰: ۱۰-۱۳-
پطرس ۲: ۴-۵) وُہ اپنے تمام گناہوں سے پُوری اور کامل مُعافی حاصل

کرتے ہیں (رومیوں ۸: ۱ و ۳۳-۳۴ عبرانیوں ۸: ۱۲-۱ یوحنا ۱: ۷) مسیحیوں کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ فرائض سے پہچانے جائیں کہ وہ پاک ہیں جس طرح خدا پاک ہے (متی ۵: ۸ ططس ۲: ۱۲-۱ پطرس ۱: ۱۵-۱۶ عبرانیوں ۱۲: ۱۴) اُن کا فرض ہے کہ وہ دُنیا اور اُس کی بُرائی سے الگ رہیں (امثال ۱: ۱۰-۲ کرنتھیوں ۶: ۱۷-۱۸-۱ یوحنا ۲: ۱۵-۱۶) اُن کا فرض ہے کہ وہ جو کچھ کریں خدا کے جلال کے لئے کریں (متی ۵: ۱۶-۱ کرنتھیوں ۱۰: ۳۱-۱ پطرس ۲: ۱۲ و ۴: ۱۱) اُن کا کام ہے کہ وہ اپنے پورے دل سے خدا پہ بھروسہ رکھیں (زبور ۴: ۸ و ۳۴: ۸ و ۶۲: ۸-۱ امثال ۳: ۵ فلپیوں ۴: ۶-۷ عبرانیوں ۱۳: ۵-۶ یسعیاہ ۲۶: ۳-۴ و ۴۱: ۱۰ و ۴۳: ۱-۲)۔

مسیحیوں کے دیگر فرائض

اُن کا فرض ہے کہ وہ سب باتوں میں خدا کی حمد اور شکرگزاری اور مناجات کریں (فلپیوں ۴: ۶-۱ تھسلنیکیوں ۵: ۱۷-۱۸) وہ مسیح سے قوت حاصل کریں (یوحنا ۱۵: ۵-۲ کرنتھیوں ۱۲: ۹ گلتیوں ۲: ۲۰)۔ وہ مسیح کا علانیہ اقرار کریں (رومیوں ۱۰: ۹-۱۰ متی ۱۰: ۳۲-۳۳) وہ مسیح کی یادگاری میں عشائے ربانی کو عمل میں لائیں۔ (۱ کرنتھیوں ۱۱: ۲۶-لوقا ۲۲: ۱۹-۲۰) وہ مجموعی طور پر خدا کی عبادت کریں (زبور ۱۱۶: ۱۷-۱۹ و ۹۶: ۸ و ۱۰۰: ۴ و ۱۲۲: ۱-عبرانیوں ۱۰: ۲۵) وہ آزمائشوں سے خبردار رہیں (۱ کرنتھیوں ۱۰: ۱۲-۱ پطرس ۵: ۸-متی ۲۶: ۴۱) جو کچھ خدا اُنہیں دیتا ہے اُسی پر قناعت کریں۔ (عبرانیوں ۱۳: ۵ متی ۶: ۳۱-۳۳-لوقا ۱۲: ۱۵ فلپیوں ۴: ۱۱-۱ تیمتھیس ۶: ۶-۱۰) وہ حلیم اور فروتن بنیں (متی ۵: ۳ فلپیوں ۲: ۵-۷-۱ پطرس ۵: ۵ متی ۱۱: ۲۸-۳۰) وہ اپنے ظاہری لباس میں سادگی اختیار کریں۔

(۱ پطرس ۳: ۳-۴ ۱ تیمتھیس ۲: ۹-۱۰) وہ خدا کی خاطر سب آدمیوں سے پیار کریں (متی ۵: ۷ و ۹ و ۲۲: ۳۹-رومیوں ۱۳: ۸ متی ۵: ۴۳-۴۵-لوقا ۱۰: ۳۶-۳۷) وہ ایک دوسرے سے محبت کریں جیسے مسیح نے اُن سے کی (یوحنا ۱۳: ۳۴-۳۵ و ۱۵: ۱۲-۱۴-۱ یوحنا ۳: ۱۴-۱۶ و ۴: ۷ و ۱۰-۱۱) وہ اپنے نیک کاموں میں پھل دار رہیں (۱ یوحنا ۳: ۱۷-۱۹-متی ۵: ۱۶-۱ افسیوں ۲: ۱۰-گلتیوں ۶: ۱۰-۲ تھسلنیکیوں ۲: ۱۶-۱۷ ططس ۲: ۱۴ و ۳: ۸ عبرانیوں ۱۰: ۲۴) وہ سب کا حق ادا کریں (رومیوں ۱۳: ۷-۸) حاجتمندوں کے لئے مہربان اور نرم دل بنیں (اعمال ۲۰: ۳۵) جب بُرا سلوک ہو تو وہ حلیم اور صابر رہیں (متی ۵: ۵ گلتیوں ۵: ۲۲-۲۳-۱ پطرس ۲: ۲۰-۲۱ متی ۵: ۴۴ رومیوں ۱۲: ۱۹-۲۱-۱ پطرس ۳: ۹) وہ تمام ناشائستہ اور بُری باتوں سے اپنی زبان کو روکیں (متی ۱۲: ۳۶-یعقوب ۱: ۲۶ یعقوب ۴: ۱۱-۱ افسیوں ۴: ۲۹-ططس ۳: ۲-۱ پطرس ۳: ۱۰) وہ خداوند مسیح کے آسمان سے آنے کی اُمید اور انتظار میں رہیں (ططس ۲: ۱۲-۱۳-۱ تھسلنیکیوں ۱: ۹-۱۰) وہ خدا رُوح القدس کے کاموں کو اُس کی گواہی سے معلوم کرتے ہیں کیونکہ وہ تیسرا اقنوم ہے اور مُقدس نوشتے خدا کا کلام ہیں (۲ تیمتھیس ۳: ۱۵-۱۶-۲ پطرس ۱: ۲۱ لوقا ۲۴: ۴۴-۱ کرنتھیوں ۱۴: ۳۷ عبرانیوں ۱: ۱-۲-۱ پطرس ۱: ۲۵) وہ اس قابل ہیں کہ نجات کا راستہ دکھائیں (۲ تیمتھیس ۳: ۱۵ یوحنا ۵: ۳۹-۴۷ و ۲۰: ۳۰-۳۱) وہ ہدایت اور تسلی کے لئے فائدہ مند ہیں (رومیوں ۱۵: ۴-۲ تیمتھیس ۳: ۱۶-۱۷) سب آدمیوں اور بچوں کو پڑھنا اور تلاوت کرنا چاہئے (کلسیوں ۴: ۱۶-۱ تھسلنیکیوں ۵: ۲۷-۲ پطرس ۱: ۱۹-اعمال ۱۷: ۱۱-۱۲-۲ تیمتھیس ۳: ۱۵-استثنا ۶: ۶-۹ و ۳۱: ۹-۱۳ یوحنا ۵: ۳۹-یوحنا ۱۸: ۱۲-۲۱ مکاشفہ ۱: ۳) جو کچھ ہم سنتے اور سیکھتے ہیں اس کا مقابلہ نوشتوں سے

کرنا چاہیئے (اعمال ۱۷: ۱۱-۱۲ زبور ۱۱۹: ۹۹ یسعیاہ ۸: ۲۰-۱ تھسلنیکیوں ۵: ۲۱)۔
بہتوں کو نوشتوں سے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا اس لئے کہ اُن کے دل کو گناہ اور
شیطان نے اندھا کر دیا ہے (۲ کرنتھیوں ۳: ۱۵-۱۷ یُوحنّا ۱۲: ۴۰-۱ کرنتھیوں ۲:
۱۴، ۲ کرنتھیوں ۴: ۳-۴)۔ ہمیں دُعا کرنی چاہیئے کہ رُوح القدس ہمیں تعلیم دے
تاکہ ہم پاک نوشتوں کو سمجھ سکیں (زبور ۲۵: ۸-۹ زبور ۱۱۹: ۱۲ و ۱۸ یُوحنّا ۶:
۴۵ لُوقا ۲۴: ۴۵-۲ کرنتھیوں ۳: ۱۵-۱۷-۱ افسیوں ۱: ۱۷-۱۸-۲ کرنتھیوں
۴: ۶-۱ یُوحنّا ۲: ۲۷-

اس تحریر کا لُبِ لُباب

اس ساری تحریر کا لُبِ لُباب یہ نکلا کہ خُدا باپ خُدا بیٹا اور خُدا رُوح القُدس نے
کس طرح اپنے آپ کو ظاہر کیا اور کس طرح دُنیا کی نجات کے لئے کام کیا اور نجات
کے کام کو برقرار رکھا۔ اُس کے ایماندار لوگ اب اس ایمان کا اظہار کر رہے ہیں۔
غرضیکہ خُدا نے نبیوں کے وسیلے طرح بہ طرح اور حِصّہ بحِصّہ کلام کر کے آخر میں
بیٹے کی معرفت کلام کیا اور اُسی کے وسیلے سے اپنی مرضی کو پُورا کیا اور اُسی
کو کُل اختیار اور حکُومت دے کر آسمان پر سرفراز فرمایا۔ وُہی اس دُنیا کے آخر میں آکر
اپنے بندوں پر اور تمام دُنیا پر لوہے کے عصا سے حکُومت کریگا اور تمام نافرمانوں کو
زیر کریگا۔ وُہ منکرین و منافقین اور سخت دل لوگوں کو جلتی بھٹی میں ڈال کر فنا کرے گا۔
پس لازم و مناسب ہے کہ پیشتر اس سے کہ ایسا وقت آئے آپ اس الٰہی انتظام کو
قبُول کریں تاکہ آپ کا اس دُنیا میں اور آئیندہ زندگی میں بھلا ہو اور ہماری رُوح ابدی
سرُور اور خوشی کو حاصل کرے۔ کاش کہ ہم ہمیشہ خُداوند یسُوع المسیح کے ساتھ رہ
کر اس زندگی کو پاویں جس کے دینے کا وعدہ خُداوند یسُوع المسیح نے اپنے بندوں
سے کیا ہے۔

(ختم شد)

پی۔ آر۔ ہل۔ ایس پریس میں باہتمام پرنٹر و پبلشر مسٹر [illegible] پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی
انارکلی۔ لاہور چھپ کر شائع ہوئی۔